باقاعدہ تصدیق شدہ ABC Certified بلوچستان کا کثیر الاشاعت اخبار
روزنامہ
Daily RUZN Turbat
رژن
تربت
چیف ایڈیٹر: شکیل احمد
جلد نمبر 20 | منگل 08 ستمبر 2026ء 24 ربیع اول 1448ھ | قیمت 05 روپے | شمارہ نمبر 84

جموں و کشمیر سے متعلق بھارتی دعوے مسترد، انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کرنے کا مطالبہ

تنازع کشمیر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر موجود بین الاقوامی تنازعات میں سے ایک، اسکا حتمی فیصلہ کشمیری عوام کی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری سے ہونا چاہیے

بھارت کے نام نہاد سرکاری نقشوں اور یکطرفہ خودمختاری کے دعووں کی کوئی حیثیت نہیں، عالمی برادری بھارتی اقدامات کا نوٹس لے، ترجمان دفتر خارجہ کا بیان

اسلام آباد (جی این ایم) پاکستان نے جموں و کشمیر سے متعلق بھارت کے بے بنیاد دعوے مسترد کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ بھارت کے یکطرفہ اقدامات متنازع جموں و کشمیر کی حیثیت تبدیل نہیں کر سکتے، جموں و کشمیر کا تنازع اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر موجود بین الاقوامی تنازعات میں سے ایک ہے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر دفتر خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ جموں و کشمیر تنازع اقوام متحدہ سلامتی کونسل کے

(بقیہ 1 اندرونی صفحہ 2 پر)

پاک فضائیہ کے شہدا اور غازیوں کی قربانیاں قومی تاریخ کا قابلِ فخر باب ہیں، ایاز صادق

1965 کی جنگ میں پاک فضائیہ کے شہدا اور غازیوں کی قربانیاں قومی تاریخ کا قابلِ فخر باب ہیں

اسلام آباد (یو این اے) سپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز

(بقیہ 4 اندرونی صفحہ 2 پر)

مستونگ میں نامعلوم افراد کا پولیس تھانے پر دستی بم سے حملہ، ایک اہلکار زخمی

کوئٹہ (جی این ایم) بلوچستان کے ضلع مستونگ میں نامعلوم افراد نے پولیس تھانے پر دستی بم سے حملہ کر دیا، جس کے نتیجے میں ایک اہلکار زخمی ہوگیا۔ پولیس کے مطابق نامعلوم افراد نے مستونگ میں پولیس تھانے پر دستی بم پھینکا، جس کے نتیجے میں دھماکا ہوا اور

(بقیہ 3 اندرونی صفحہ 2 پر)

عوامی مسائل کے حل اور ترقیاتی منصوبوں کی بروقت تکمیل یقینی بنائیں گے، سلیم کھوسہ

حکومت کا مقصد ایسا مواصلاتی نیٹ ورک تشکیل دینا ہے جو بلوچستان کے مختلف علاقوں کو ایک دوسرے سے بہتر انداز میں منسلک کرے

کوئٹہ (اے این این) صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات میر سلیم کھوسہ نے کہا ہے کہ بلوچستان میں مواصلاتی نظام کی بہتری، سڑکوں کی تعمیر و بحالی اور جاری ترقیاتی منصوبوں کی بروقت تکمیل حکومت کی اہم ترجیحات میں شامل ہے صوبے کے عوام کو بہتر سفری سہولیات کی فراہمی اور دور دراز علاقوں کو مرکزی شاہراہوں سے منسلک کرنے کے لیے عملی اقدامات کیے جا رہے ہیں یہ بات انہوں نے مختلف وفود سے بات چیت کرتے ہوئے کہی

(بقیہ 2 اندرونی صفحہ 2 پر)

پاک فضائیہ اپنی آپریشنل تیاری کو ہر سطح پر برقرار رکھے ہوئے ہے، ایئر چیف

پاک فضائیہ کے شہدا کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں معرکہ حق کے دوران پاک فضائیہ کی شاندار کامیابی اس کی پیشہ ورانہ برتری، جنگی صلاحیت اور اعلی آپریشنل استعداد کا منہ بولتا ثبوت ہے، خطاب

ہمارے بزرگوں کی شجاعت محض تاریخ کا حصہ نہیں بلکہ موجودہ نسل کیلئے ایک زندہ ورثہ ہے، پاک فضائیہ ہیڈ کوارٹرز میں یومِ شہدا کی تقریبات، ایئر چیف کی یادگار پر حاضری، شہدا کیلئے خصوصی دعائے مغفرت اور قرآن خوانی کا اہتمام

راولپنڈی (جی این ایم) پاک فضائیہ نے ملک بھر کے تمام فضائی اڈوں پر 7 ستمبر کو یوم شہدا کے طور پر منایا، جس کا مقصد مادرِ وطن کے دفاع کیلئے جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے پاک فضائیہ کے شہدا کی عظیم قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرنا تھا۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے مطابق یوم شہدا کا آغاز 1965 اور 1971 کی جنگوں کے شہدا، معرکہ حق کے بہادر شہدا اور قیامِ پاکستان سے اب تک دفاع وطن کی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے جام شہادت نوش کرنے والے پاک فضائیہ کے تمام اہلکاروں کے ایصال ثواب کیلئے خصوصی دعائے مغفرت اور قرآن خوانی سے ہوا۔ آئی ایس پی آر کے مطابق ایئر ہیڈ کوارٹرز اسلام آباد میں منعقدہ یوم شہدا کی مرکزی تقریب

(بقیہ 5 اندرونی صفحہ 2 پر)

اسلام آباد: وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب پاکستان ایگریکلچرل اسٹوریج اینڈ سروسز کارپوریشن (پاسکو) اور یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن (یو ایس سی) کی بندش پر پیشرفت کا جائزہ لینے کے لیے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

جنگ ستمبر و مئی میں پاک فضائیہ کے شاہینوں نے فیصلہ کن کردار ادا کیا، صدر، وزیراعظم

پاک فضائیہ کی شاندار کارکردگی جرأتمند قیادت اور بہترین منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے ہمارے شاہینوں نے ثابت کیا دشمن کتنا ہی طاقتور ہو، عزم کو شکست نہیں دے سکتا، صدر

پاک فضائیہ نے ہمیشہ فضائی معرکوں میں اپنی پیشہ ورانہ صلاحیت، مہارت اور برتری کا لوہا منوایا ہے، یہ ممتاز ادارہ قربانی، شجاعت اور پیشہ ورانہ مہارت کی قابل فخر تاریخ رکھتا ہے، وزیراعظم

اسلام آباد (اے این این) صدر مملکت اور وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ پاک فضائیہ کی شاندار کارکردگی جرأتمند قیادت اور بہترین منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے۔ یوم پاک فضائیہ پر اپنے بیان میں صدر مملکت آصف علی زرداری کا کہنا تھا کہ معرکہ حق میں پاک فضائیہ نے فوج اور بحریہ کے ساتھ مل کر فیصلہ کن کردار ادا کیا، ہمارے شاہینوں نے ثابت کیا دشمن کتنا ہی طاقتور ہو، عزم کو شکست

(بقیہ 7 اندرونی صفحہ 2 پر)

لورالائی، دس ویلر ٹرک کی ٹکر سے موٹر سائیکل سوار جاں بحق، 14 سالہ بیٹا شدید زخمی

حادثے میں ملوث ٹرک ڈرائیور گرفتار، مقدمہ درج کر کے مزید تفتیش شروع

لورالائی (اے این این) بلوچستان کے شہر لورالائی میں سردار اشرف ٹرمینل کے قریب دس ویلر ٹرک کی موٹر سائیکل کو ٹکر کے نتیجے میں ایک شخص جاں بحق جبکہ اس کا کمسن بیٹا شدید زخمی ہوگیا۔ پولیس کے مطابق حادثے میں بخت محمد ولد سلطان محمد قوم ناصر سکنہ پٹھان کوٹ لورالائی موقع پر ہی جاں بحق ہوگیا، جبکہ اس کا تقریباً 14 سے 15 سالہ بیٹا شفیع اللہ شدید زخمی ہوا، جسے طبی امداد کے لیے منتقل کر دیا گیا۔ پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے حادثے میں ملوث ٹرک کو تحویل میں لے کر ڈرائیور حامد احمد ولد خدا رحیم قوم مینگل سکنہ ڈیرہ اللہ یار کو گرفتار کرلیا۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے واقعے کی مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔ بلوچستان کے شہر لورالائی میں سردار اشرف ٹرمینل کے قریب دس ویلر ٹرک کی موٹر سائیکل کو ٹکر کے نتیجے میں ایک شخص

(بقیہ 8 اندرونی صفحہ 2 پر)

کوئٹہ: سابق پولیس سرجن ڈاکٹر عائشہ فیض، تین روزہ جسمانی ریمانڈ پر سی ٹی ڈی کے حوالے

ڈاکٹر عائشہ فیض کے خلاف سی ٹی ڈی اور پیکا ایکٹ کے تحت مقدمات درج اور تفتیش جاری ہیں

کوئٹہ (اے این این) انسداد دہشتگردی کی خصوصی عدالت کوئٹہ کے جج جناب محمد علی مبین نے سابق پولیس سرجن ڈاکٹر عائشہ فیض کو تین روزہ جسمانی ریمانڈ پر سی ٹی ڈی کے حوالے کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق پیر کے روز سابق پولیس سرجن ڈاکٹر عائشہ فیض کے خلاف درج مقدمے کی سماعت انسداد دہشتگردی عدالت میں ہوئی جہاں سی ٹی ڈی نے انہیں عدالت کے روبرو پیش کیا اور ان کی جسمانی ریمانڈ سے متعلق استدعا کی جس پر عدالت کے جج نے ڈاکٹر عائشہ فیض کو تین روزہ جسمانی ریمانڈ پر سی ٹی ڈی کے حوالے کرنے کے احکامات صادر کیے انسداد دہشتگردی کی خصوصی عدالت کوئٹہ کے جج جناب محمد علی مبین نے سابق پولیس سرجن ڈاکٹر عائشہ فیض کو تین روزہ جسمانی ریمانڈ پر سی ٹی ڈی کے حوالے

(بقیہ 9 اندرونی صفحہ 2 پر)

خروٹ آباد میں بھائی کے قتل کا واقعہ، ملزم 20 منٹ میں آلہ قتل سمیت گرفتار

فائرنگ کر کے سگے بھائی حکمت اللہ کو قتل کرنے والا ملزم نعمت اللہ گرفتار، 9 ایم ایم پستول برآمد

کوئٹہ (اے این این) خروٹ آباد کے علاقے میں فائرنگ کر کے سگے بھائی کو قتل کرنے والے ملزم کو پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے 20 منٹ کے اندر آلہ قتل سمیت گرفتار کرلیا۔ پولیس کے مطابق ایس ایس پی آپریشنز کوئٹہ ضیاء الحق مندوخیل کی خصوصی ہدایات پر خروٹ آباد پولیس کو فائرنگ کے واقعے کی اطلاع ملی، جس پر ایس آئی/ایس ایچ او احسان اللہ مروت پولیس ٹیم کے ہمراہ فوری طور پر موقع پر پہنچ گئے۔ ابتدائی معلومات کے مطابق ملزم نعمت اللہ نے فائرنگ کرکے اپنے سگے خروٹ آباد کے علاقے میں فائرنگ کر کے سگے بھائی کو قتل کرنے والے ملزم کو پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے 20 منٹ

(بقیہ 10 اندرونی صفحہ 2 پر)

سیکورٹی کیلئے امریکا پر انحصار کافی نہیں، قطر کا خلیجی ممالک کو انتباہ

ابوظہبی (جی این ایم) قطر کی وزارت خارجہ کے ترجمان ماجد الانصاری نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ خلیجی عرب ممالک کو اپنی سیکیورٹی کے لئے صرف امریکا کے ساتھ اسٹریٹجک شراکت داری پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ ابوظہبی میں ہیلی فورم کے ایک پینل سے خطاب کرتے ہوئے ماجد الانصاری نے کہا کہ خطے میں عالمی طاقتوں کی موجودگی اور امریکا کے ساتھ اسٹریٹجک اتحاد اہم

(بقیہ 28 اندرونی صفحہ 2 پر)

بحری اصلاحات، پاکستان جدید بندرگاہی ضروریات میں خود انحصاری کی جانب گامزن

کراچی (جی این ایم) وزیراعظم ٹاسک فورس برائے بحری اصلاحات کے ذریعے خود انحصاری اور جدید سہولیات کے فروغ کی جانب اہم پیش رفت، نیشنل ڈریجنگ اینڈ میرین سروسز (این ڈی ایم ایس) کا مشترکہ منصوبہ بندرگاہی ضروریات میں خود انحصاری کی بنیاد بن رہا ہے۔ این ڈی ایم ایس، این ایل سی، کراچی پورٹ ٹرسٹ، پورٹ قاسم اتھارٹی اور گوادر

(بقیہ 29 اندرونی صفحہ 2 پر)

سینیٹ قائمہ کمیٹی کا اجلاس، طلال چوہدری اور سیف اللہ ابڑو کے درمیان تلخ کلامی

اسلام آباد (جی این ایم) سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کے اجلاس کے دوران وزیر مملکت برائے داخلہ طلال چوہدری اور سیف اللہ ابڑو کے درمیان شدید تلخ کلامی ہوئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق اجلاس کے دوران وزیر مملکت داخلہ نے ثمینہ ممتاز زہری کے دوسرے بل کی بھی مخالفت کی جبکہ کمیٹی نے حکومتی

(بقیہ 32 اندرونی صفحہ 2 پر)

پاک فضائیہ کی اعلیٰ پیشہ ورانہ مہارت اور صلاحیتوں پر پوری قوم کو فخر ہے، محسن نقوی

شاہینوں نے دشمن کا غرور خاک میں ملایا، یوم فضائیہ ہمارے غازیوں اور شہدا کی لازوال قربانیوں کی یاد تازہ کرتا ہے

قوم پاک فضائیہ کے ہیروز کی بے مثال قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھے گی، وفاقی وزیر داخلہ کا یوم فضائیہ پر پیغام

اسلام آباد (جی این ایم) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا ہے کہ پاک فضائیہ کے شاہینوں نے 1965 کی جنگ میں دشمن کا غرور خاک میں ملایا۔ یوم فضائیہ پر اپنے پیغام میں وفاقی وزیر داخلہ نے کہا کہ 7 ستمبر 1965 پاک فضائیہ کی غیر معمولی شجاعت اور بے مثال پیشہ ورانہ مہارت کا تاریخی دن ہے جبکہ سکواڈرن لیڈر ایم ایم عالم کی شجاعت پاکستان کی فوجی تاریخ کا سنہری اور

(بقیہ 11 اندرونی صفحہ 2 پر)

کوئٹہ، گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل سے ایم پی اے نوابزادہ جمال رئیسانی ملاقات کر رہے ہیں

کراچی، قزاقوں کے ہاتھوں یرغمال پاکستانیوں کے اہلخانہ پر پولیس کا دھاوا، کئی گرفتار

کراچی (جی این ایم) صومالیہ میں بحری قزاقوں کے ہاتھوں یرغمال پاکستانیوں کے اہلخانہ نے کراچی میں احتجاج کیا، پولیس نے کئی مظاہرین کو گرفتار کر لیا۔ تفصیل کے مطابق کراچی میں شارع فیصل پر وزارت خارجہ کے دفتر کے باہر پولیس نے کریک ڈاؤن کیا، پولیس نے دھرنے میں بیٹھے متعدد مظاہرین کو گرفتار کرلیا جبکہ مظاہرین کا سامان اٹھا کر بھی پھینک دیا گیا۔ مظاہرین گزشتہ رات سے منسٹری آف فارن افیئرز کے دفتر کے قریب دھرنے پر بیٹھے

(بقیہ 12 اندرونی صفحہ 2 پر)

صدر زرداری کا فرانس کا نجی دورہ منسوخ، برطانیہ سے (آج) پاکستان آئیں گے

لندن (جی این ایم) صدر آصف علی زرداری دورہ برطانیہ مکمل کر کے (آج) 8 ستمبر کو پاکستان روانہ ہوں گے۔ ذرائع کے مطابق صدر زرداری نے دورہ برطانیہ کے بعد دو دن کے لیے فرانس جانا تھا مگر انھوں نے فرانس کا نجی دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ صدر آصف علی زرداری دورہ برطانیہ مکمل کر کے (آج) 8 ستمبر کو پاکستان روانہ ہوں گے۔ ذرائع کے مطابق صدر زرداری نے دورہ برطانیہ کے بعد دو دن کے لیے فرانس جانا تھا مگر انھوں نے فرانس کا نجی دورہ منسوخ کر دیا ہے۔

بلاول بھٹو نے خوش آمدید کہا مگر ہمارے راستے بند کر دیئے گئے، سہیل آفریدی

ان کا اپنے وزیراعلیٰ پر حکم نہیں چلتا یا کسی اور کی حکومت ہے، کراچی ہمیشہ مظلوم رہا ہے، خطاب

کراچی (جی این ایم) وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا سہیل آفریدی قافلے کے ہمراہ کراچی پہنچ گئے جہاں ٹول پلازہ پر استقبال کرنے والے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے انکا کہنا تھا کہ بلاول بھٹو نے خوش آمدید کہا مگر ہمارے راستے بند کر دیئے گئے، ہمیں

(بقیہ 13 اندرونی صفحہ 2 پر)

علیمہ اور عظمیٰ خان کیخلاف اسلام آباد میں درج مقدمات کی رپورٹ ہائیکورٹ میں جمع

دونوں بہنوں کیخلاف 3 مقدمات درج، ایف آئی اے میں ایک انکوائری بھی زیرِ التوا، درخواست نمٹا دی گئی

اسلام آباد (جی این ایم) بانی پی ٹی آئی عمران خان کی بہنوں علیمہ خان اور عظمیٰ خان کے خلاف درج مقدمات کی تفصیلات فراہمی درخواست پر سماعت کے دوران رپورٹ جمع کروا دی گئی۔ اسلام آباد ہائیکورٹ کے جسٹس شاہ رخ ارجمند نے کیس کی

(بقیہ 14 اندرونی صفحہ 2 پر)

سینیٹ قائمہ کمیٹی داخلہ میں کرمنل لا ترمیمی بل 2026 منظور

گھریلو ملازمین کو تنخواہ نہیں ملتی، تشدد بھی ہوتا ہے، ملازمین پر ظلم کرنے پر جرمانہ عائد کیا جائے، سینیٹر سرمد علی

اسلام آباد (جی این ایم) سینیٹ کی قائمہ کمیٹی داخلہ نے کرمنل لا ترمیمی بل 2026 منظور کرلیا جبکہ جبکہ کمیٹی میں چیئرمین ایف بی آر راشد لنگڑیال اور دیگر افسران کو تمغہ امتیاز کے لئے نامزد کرنے پر سخت تنقید کی گئی۔ سینیٹ قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کا اجلاس چیئرمین فیصل سلیم رحمان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں سینیٹر سرمد علی نے کرمنل لا ترمیمی بل 2026 پیش کیا جسے کمیٹی نے منظور کرلیا۔ اس موقع پر سینیٹر سرمد علی نے کہا کہ گھریلو

(بقیہ 6 اندرونی صفحہ 2 پر)

کوئٹہ، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

یوم فضائیہ، پائلٹ آفیسر راشد منہاس شہید کے مزار پر افسران کی حاضری، پھولوں کی چادر چڑھائی

پاک فضائیہ کے چاق و چوبند دستے کی جانب سے راشد منہاس شہید کی لازوال قربانی کو سلام عقیدت پیش کیا گیا

کراچی (جی این ایم) پائلٹ آفیسر راشد منہاس شہید، نشانِ حیدر کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھانے کی پروقار تقریب منعقد ہوئی، مہمان خصوصی ایئر آفیسر کمانڈنگ سدرن ایئر کمانڈ، ایئر وائس مارشل اختر عمران سدوزئی نے راشد منہاس شہید، نشانِ حیدر کے مزار پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔ سربراہ پاک فضائیہ کی جانب سے پائلٹ آفیسر راشد منہاس شہید کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی گئی۔ پاک فضائیہ کے چاق و چوبند دستے کی جانب سے راشد منہاس شہید کی لازوال قربانی کو سلام عقیدت پیش کیا گیا، پائلٹ آفیسر راشد منہاس شہید نے دفاع وطن کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے تاریخ پاکستان میں امر

(بقیہ 30 اندرونی صفحہ 2 پر)

کوئٹہ: پارلیمانی سیکرٹری [illegible] سابق صوبائی وزیر [illegible] میر غلام جہانگیر [illegible] کی وفات پر اظہار تعزیت و فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

غزہ میں اسرائیل کے تازہ حملوں میں باپ بیٹی سمیت 4 فلسطینی شہید، متعدد زخمی

70 بچوں سمیت 100 فلسطینی شہدا اجتماعی نماز جنازہ کے بعد سپرد خاک

غزہ (اے این این) غزہ میں اسرائیلی فوج کے حملوں میں باپ بیٹی سمیت 4 فلسطینی شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔ غزہ کے سب سے بڑے طبی مرکز الشفا ہسپتال کے سربراہ محمد ابو سلمیہ کے مطابق مغربی غزہ سٹی میں ایک گاڑی کو اسرائیلی فضائی حملے کا نشانہ بنایا گیا، حملے میں یوسف عقیلہ اور ان کی 8 سالہ بیٹی وفا جاں بحق جبکہ 6 افراد زخمی ہوگئے۔ غزہ سٹی میں ہونے والے 2 الگ الگ اسرائیلی حملوں میں مزید 2 افراد شہید ہوئے جن میں ایک بچی بھی شامل ہے، غزہ سٹی کے مشرق میں ٹیلی کمیونی کیشن کمپنی کے قریب اسرائیلی حملے میں ایک شخص جاں بحق ہوا۔ بے گھر فلسطینیوں کو پناہ دینے والے سکول پر اسرائیلی ٹینک کی گولہ بار

(بقیہ 20 اندرونی صفحہ 2 پر)

پشین، فرائض سے غفلت اور غیر حاضری پر دو پولیس اہلکار برطرف

دہشت گردانہ حملے میں پولیس اہلکار نعمت اللہ کی شہادت کے بعد محکمانہ کارروائی

پشین (یو این اے) ضلع پشین میں سکیورٹی کی سنگین صورتحال اور پولیس اہلکاروں کی جانب سے فرائض میں مبینہ غفلت کے معاملے پر ایس ایس پی پشین نوید عالم نے بڑی محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے دو پولیس اہلکاروں کو ملازمت سے برطرف کر دیا ہے۔ ایس ایس پی کے مطابق دونوں اہلکار ڈیوٹی سے غیر حاضر تھے، جس کے باعث سکیورٹی انتظامات متاثر ہوئے اور ایک دہشت گردانہ واقعہ پیش آیا، جس میں پولیس اہلکار نعمت اللہ دہشت گردوں کی فائرنگ سے شہید ہوگئے تھے ایس ایس پی پشین نوید عالم کے مطابق ضلع میں موجودہ سکیورٹی صورتحال کے پیش نظر پولیس اہلکاروں کی ڈیوٹی میں کسی قسم کی غفلت یا لاپرواہی برداشت

(بقیہ 15 اندرونی صفحہ 2 پر)

کوئٹہ، صوبائی وزیر میر ظہور احمد بلیدی طلبہ اور مختلف وفود کے نمائندوں کے مسائل سن رہے ہیں

صوبوں کے قیام کیلئے متنازعہ قانون سازی نہیں ہونی چاہیے، بیرسٹر گوہر علی

جلد بازی میں صوبوں کے قیام کا فیصلہ وفاق کی یکجہتی کے خلاف ہوگا، سندھ کے عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں، وزیراعلی کے پی کا استقبال عکاسی کرتا ہے کہ عوام سٹیٹس کو نہیں چاہتی

دہشتگردی پر نہ پوائنٹ سکورنگ ہونی چاہیے نہ سیاسی بیانات، پاکستان میں دہشت گردی کے پیچھے انڈیا اور را ملوث، دہشتگردی پر قومی سیاسی قیادت کو سنجیدہ رویہ رکھنا چاہیے، میڈیا سے گفتگو

اسلام آباد (جی این ایم) چیئرمین پی ٹی آئی بیرسٹر گوہر علی خان نے کہا ہے کہ صوبوں کے قیام کیلئے متنازعہ قانون سازی نہیں ہونی چاہیے، جلد بازی میں صوبوں کے قیام کا فیصلہ وفاق کی یکجہتی کے خلاف ہوگا۔ سپریم کورٹ کے باہر گفتگو کرتے ہوئے چیئرمین پی ٹی آئی کا کہنا ہے کہ بانی کی سیاسی قیادت اور فیملی سے ملاقات کرائی جائے، علامہ راجہ ناصر محمود اچکزئی کی ملاقات انتہائی

(بقیہ 27 اندرونی صفحہ 2 پر)

صحافی بلال غوری کو ہتھکڑیوں میں عدالت پیش کر دیا گیا، 3 روزہ جسمانی ریمانڈ منظور

اسلام آباد (جی این ایم) پیکا ایکٹ کے تحت درج مقدمے میں گرفتار سینئر صحافی بلال غوری کو ہتھکڑیوں میں اسلام آباد کی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ میں پیش کر دیا گیا، جہاں عدالت نے انہیں 3 روز کے جسمانی ریمانڈ پر این سی سی آئی اے کے حوالے کر دیا۔ اسلام آباد کی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ میں پیشی کے موقع پر عدالت کے احاطہ میں صحافیوں اور میڈیا

(بقیہ 26 اندرونی صفحہ 2 پر)

18 مقدمات میں مطلوب حماد اظہر کا 20 روزہ جسمانی ریمانڈ منظور

حماد اظہر 18 مقدمات میں مطلوب تھے، 3 برس سے روپوش ہونے کے باعث انہیں اشتہاری قرار دیا گیا تھا، پولیس

لاہور (اے این این) انسداد دہشتگردی کی عدالت (اے ٹی سی) لاہور نے پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے رہنما حماد اظہر کا 20 روزہ جسمانی ریمانڈ منظور کرتے ہوئے انہیں پولیس کے حوالے کر دیا۔ ترجمان انویسٹی گیشن پولیس کے مطابق 2 روز سے غائب سابق وفاقی وزیر حماد اظہر 18 مقدمات میں مطلوب تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ گزشتہ 3 برس سے روپوش تھے اور انہیں اشتہاری قرار دیا گیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حماد اظہر سے تفتیش مکمل کرنے کے بعد مقدمات کے چالان انسداد دہشت گردی عدالت میں پیش کیے جائیں گے۔ حماد اظہر کو اے ٹی سی جج سردار محمد اکرم کی عدالت میں پیش کیا گیا، جنہوں نے پولیس کی

(بقیہ 25 اندرونی صفحہ 2 پر)

وزیراعظم ملاقات کیلئے وقت نہیں دیتے، وفاقی وزیر قیصر شیخ پھٹ پڑے

اسلام آباد (اے این این) وفاقی وزیر قیصر شیخ نے شکوہ کیا وزیراعظم ملاقات کیلئے وقت نہیں دیتے، کوشش ہے جلد وزیراعظم ملیں یا پھر میں وزارت چھوڑ جاؤں گا۔ وفاقی وزیر برائے سرمایہ کاری قیصر احمد شیخ نے ایک ٹی وی انٹرویو میں حکومتی نظام، بیوروکریسی اور کرپشن پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ کوشش پوری کرتا ہوں لیکن تکلیف میں ہوں نتائج نہیں دے پا رہا۔ وفاقی وزیر نے کہ

(بقیہ 31 اندرونی صفحہ 2 پر)

قوم کو پاک فضائیہ کے بہادر شاہینوں کی جرات، عزم اور پیشہ ورانہ مہارت پر فخر ہے، طارق فضل

آپریشن بنیان مرصوص نے ثابت کیا کہ پاک فضائیہ کے شاہین ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں

اسلام آباد (یو این اے) وفاقی وزیر پارلیمانی امور ڈاکٹر طارق فضل چوہدری نے یوم فضائیہ کے موقع پر پاک فضائیہ کے بہادر شاہینوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ آج کا یہ دن ان بہادر شاہینوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کا دن ہے جنہوں نے جرات، عزم اور پیشہ ورانہ مہارت سے وطن کے دفاع کی تاریخ رقم کی۔ پیر کو سماجی رابطہ کی ویب سائٹ ایکس پر پیغام میں انہوں نے کہا کہ 1965 کی جنگ میں پاک فضائیہ کے شاہینوں نے دشمن کے عزائم کو ناکام بنا کر قوم کا سر فخر سے بلند کیا، پاک فضائیہ کے شاہینوں کی بہادری اور پیشہ ورانہ مہارت ہماری دفاعی تاریخ کا روشن باب ہے۔ وفاقی وزیر پارلیمانی امور نے کہا کہ آپریشن بنیان مرصوص میں پاک فضائیہ کی شاندار کارکردگی نے ایک بار پھر اپنی بھرپور دفاعی

(بقیہ 24 اندرونی صفحہ 2 پر)

کشمیر سے متعلق مظاہرے پر درج مقدمہ، سابق سینیٹر مشتاق سمیت 96 ملزمان کی ضمانت منظور

اسلام آباد (اے این این) انسداد دہشتگردی عدالت اسلام آباد نے کشمیر سے متعلق مظاہرے کے خلاف درج مقدمے میں سابق سینیٹر مشتاق سمیت 96 ملزمان کی ضمانت بعد از گرفتاری منظور کر لی۔ پیر کو پولیس کی جانب سے گرفتار 96 ملزمان کی ضمانت کی درخواستوں پر سماعت انسداد دہشت گردی عدالت

(بقیہ 21 اندرونی صفحہ 2 پر)

جدید ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت نئے دفاعی محاذ ہیں، احسن اقبال

اگر پاکستان کی خودمختاری اور سلامتی کو یقینی بنانا ہے تو دفاعی صلاحیتوں کو ٹیکنالوجی کے نئے افق سے ہم آہنگ کرنا ہوگا

اسلام آباد (یو این اے) وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات پروفیسر احسن اقبال نے کہا ہے کہ 6 ستمبر 1965 سے 6 ستمبر 2026 تک دنیا مکمل طور پر بدل چکی ہے، آج دفاع کا تصور صرف ٹینکوں، توپوں اور روایتی ہتھیاروں تک محدود نہیں رہا بلکہ مصنوعی ذہانت (AI)، جدت اور جدید ٹیکنالوجی دفاع کے اہم اور طاقتور محاذ بن چکے ہیں۔ یوم فضائیہ کے موقع پر اپنے پیغام میں انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان کی خودمختاری اور سلامتی کو یقینی بنانا ہے تو دفاعی صلاحیتوں کو ٹیکنالوجی کے نئے افق سے ہم آہنگ کرنا ہوگا۔ پروفیسر احسن اقبال نے کہا کہ پاکستان کے نوجوان، سائنسی علوم اور جدید

(بقیہ 22 اندرونی صفحہ 2 پر)

وطن کے دفاع کی خاطر جانیں قربان کرنے والے شہدا ہمارے حقیقی ہیرو ہیں، وزیراعلیٰ

پاک فضائیہ کے جانبازوں نے دفاع وطن کے لیے جرات، شجاعت اور قربانی کی لازوال داستانیں رقم کیں، میر سرفراز بگٹی

پاک فضائیہ نے معرکہ حق میں غیر معمولی پیشہ ورانہ مہارت سے ملکی فضائی حدود کا دفاع کیا، یوم فضائیہ کے موقع پر پیغام

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے یوم فضائیہ کے موقع پر پاک فضائیہ کے شاہینوں، شہداء اور غازیوں کو سلام پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ وطن عزیز کی فضائی حدود کے دفاع میں پاک فضائیہ کی خدمات، قربانیاں اور پیشہ ورانہ صلاحیتیں قومی تاریخ کا ناقابل فراموش باب ہیں اپنے خصوصی پیغام میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ راشد منہاس شہید سمیت پاک فضائیہ کے جانبازوں

(بقیہ 23 اندرونی صفحہ 2 پر)

کوئٹہ، ٹرین سروس 2 روزہ معطلی کے بعد دوبارہ بحال

کوئٹہ (جی این ایم) بلوچستان سے دیگر صوبوں کیلئے ٹرین سروس 2 روزہ معطلی کے بعد دوبارہ بحال کر دی گئی۔ ریلوے انتظامیہ کے مطابق جعفر ایکسپریس پیر کو اپنے مقررہ وقت پر کوئٹہ سے پشاور کے لئے روانہ ہوگئی، پشاور سے آنے والی ٹرین بھی کوئٹہ پہنچے گی۔

(بقیہ 16 اندرونی صفحہ 2 پر)

پی ٹی آئی رہنما حماد اظہر کو حراست میں لینے کے باوجود پولیس گرفتاری نہ ڈالی جا سکی

لاہور (جی این ایم) پی ٹی آئی رہنما اور سابق وفاقی وزیر حماد اظہر کو حراست میں لینے کے باوجود پولیس گرفتاری نہ ڈالی جا سکی۔ پولیس ذرائع کے مطابق حماد اظہر کے خلاف 9 مئی اور اس کے بعد کئی مقدمات درج ہیں، حماد اظہر لاہور سمیت مختلف

(بقیہ 17 اندرونی صفحہ 2 پر)

کوئٹہ، صحبت پور۔ ڈپٹی کمشنر فریدہ ترین ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا دورہ کر رہی ہیں

میر عبدالرحمان لانگو کی شہادت بزدلانہ فعل ہے،، میر ضیاء اللہ لانگو

دہشت گرد عوام کے خادموں کو نہیں جھکا سکتے، قاتلوں کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا، وزیر داخلہ

کوئٹہ (یو این اے) صوبائی وزیر داخلہ میر ضیاء اللہ لانگو نے بلوچستان عوامی پارٹی ضلع نوشکی کے صدر اور چیئرمین یونین کونسل بانک میر عبدالرحمان لانگو کو مسلح افراد کی فائرنگ سے شہید کیے جانے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردوں کو ہر اس شخص سے نفرت ہے جو بلوچ عوام کی خدمت، فلاح و بہبود اور مسائل کے حل کے لیے عملی کردار ادا کرتا ہے اپنے آپ کو بلوچ روایات کا کہنے والوں نے چادر و چار دیواری کی پامالی کرتے ہوئے گھر میں گھس کر میر عبدالرحمن لانگو کو نشانہ بنایا جو بلوچ نہیں بلکہ ہندوستان اور افغانستان کی روایات ہے ان خیالات اظہار انہوں نے اپنے مذمتی بیان میں کیا انہوں نے کہا کہ شہید میر عبدالرحمان لانگو ایک دیانتدار، مخلص، سماجی کارکن اور عوام دوست شخصیت تھے، وہ صبح و شام عوام کے درمیان موجود رہتے اور غریب و مستحق افراد کے مسائل کے حل کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے تھے شہید نے بطور چیئرمین یونین کونسل عوامی خدمت کو اپنا فرض سمجھا

(بقیہ 19 اندرونی صفحہ 2 پر)

پیٹرولیم قیمتوں میں اضافے کا معاملہ، جلد سماعت کیلئے وفاقی آئینی عدالت میں درخواست دائر

اسلام آباد (جی این ایم) پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے معاملے پر وفاقی آئینی عدالت میں کیس کی جلد سماعت کے لئے درخواست دائر کر دی گئی۔ درخواست ایڈووکیٹ ذوالفقار بھٹہ کی جانب سے وفاقی آئینی عدالت میں دائر کی گئی۔ درخواست

(بقیہ 18 اندرونی صفحہ 2 پر)

باقاعدہ تصدیق شدہ ABC Certified بلوچستان کا کثیر الاشاعت اخبار

Daily RUZN Turbat
روزنامہ رژن تربت

چیف ایڈیٹر: شکیل احمد

روزنامہ رژن تربت پبلشر شکیل احمد ہائی ٹیک پرنٹنگ پریس سریاب روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر بیورو آفس سریاب روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔ فون نمبر 081-2833309

بلوچستان وسندھ سرحد پر کوچ کو حادثہ،

بلوچستان اور سندھ کی سرحدی پٹی کے قریب ٹھل کے مقام پر تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد کی کوچ خوفناک ٹریفک حادثے کا شکار ہوگئی، جس کے نتیجے میں ابتدائی اطلاعات کے مطابق 12 افراد جاں بحق جبکہ 20 سے زائد افراد زخمی ہو گئے۔ حادثے کے بعد علاقے میں کہرام مچ گیا جبکہ امدادی اداروں، پولیس اور مقامی افراد نے فوری طور پر امدادی کارروائیاں شروع کر دیں ذرائع کے مطابق تبلیغی جماعت کے افراد کو لے جانے والی کوچ بلوچستان اور سندھ کی سرحدی پٹی کے قریب ٹھل کے علاقے سے گزر رہی تھی کہ اچانک حادثے کا شکار ہوگئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی مقامی انتظامیہ، پولیس اور امدادی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں اور کوچ میں پھنسے افراد کو نکالنے کا عمل شروع کر دیا گیا حادثہ اس قدر شدید تھا کہ اس کے نتیجے میں متعدد افراد موقع پر ہی جاں بحق یا شدید زخمی ہوئے۔ امدادی کارکنوں اور مقامی افراد نے اپنی مدد آپ کے تحت زخمیوں کو حادثے کا شکار کوچ سے نکال کر قریبی اسپتال منتقل کیا، جبکہ شدید زخمیوں کو فوری طبی امداد فراہم کرنے کے لیے طبی مراکز منتقل کیا گیا حادثے کے بعد ٹھل اسپتال میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی اور اسپتال کے ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل اسٹاف اور دیگر عملے کو فوری طور پر طلب کر لیا گیا۔ اسپتال انتظامیہ نے زخمیوں کے علاج کے لیے ہنگامی بنیادوں پر انتظامات کیے، جبکہ شدید زخمیوں کی حالت کے پیش نظر انہیں مزید علاج کے لیے دیگر بڑے طبی مراکز منتقل کیے جانے کا امکان بھی ظاہر کیا گیا ہے ذرائع کے مطابق حادثے میں زخمی ہونے والے بعض افراد کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے، جس کے باعث ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ تاہم جاں بحق اور زخمی ہونے والے افراد کی حتمی تعداد اور شناخت کے حوالے سے متعلقہ حکام کی جانب سے مزید معلومات سامنے آنے کا انتظار ہے حادثے کے فوری بعد پولیس نے جائے وقوعہ کو گھیرے میں لے کر شواہد اکٹھے کرنے شروع کر دیئے، جبکہ حادثے کی وجوہات جاننے کے لیے بھی تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ پولیس حکام کے مطابق ابتدائی طور پر حادثے کی وجوہات معلوم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جا رہا ہے جاں بحق افراد کی لاشوں کو ضروری قانونی کارروائی اور شناخت کے لیے اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے جاں بحق افراد کے لواحقین سے رابطے اور شناخت کے عمل کو بھی آگے بڑھایا جا رہا ہے، جبکہ زخمیوں کے اہل خانہ کو بھی حادثے سے متعلق اطلاع فراہم کرنے کی کوششیں جاری ہیں حادثے کی اطلاع ملنے کے بعد علاقے کے لوگوں کی بڑی تعداد بھی جائے وقوعہ اور اسپتال پہنچ گئی۔ مقامی افراد نے امدادی کارروائیوں میں حصہ لیا اور زخمیوں کو اسپتال منتقل کرنے میں انتظامیہ اور امدادی ٹیموں کی مدد کی اسپتال ذرائع کے مطابق زخمیوں کو مختلف نوعیت کی چوٹیں آئی ہیں اور متعدد زخمیوں کو فوری طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ ڈاکٹروں اور طبی عملے کی جانب سے زخمیوں کی جان بچانے کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جا رہے ہیں حادثے کے باعث علاقے میں کچھ دیر کے لیے ٹریفک کی روانی بھی متاثر ہوئی، تاہم پولیس اور متعلقہ اداروں نے موقع پر پہنچ کر صورتحال کو کنٹرول کیا اور امدادی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ ٹریفک کی بحالی کے لیے اقدامات کیے واقعے کے بعد مقامی انتظامیہ نے اسپتال میں تمام ضروری طبی سہولیات اور ادویات کی دستیابی یقینی بنانے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ ہنگامی صورتحال کے پیش نظر طبی عملے کو بھی الرٹ کر دیا گیا ہے تاکہ زخمیوں کو بروقت اور مناسب طبی امداد فراہم کی جا سکے دوسری جانب تبلیغی جماعت کے افراد کے حادثے کا شکار ہونے پر مذہبی وسماجی حلقوں میں بھی گہرے رنج و غم کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ شہریوں نے جاں بحق افراد کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کی ہے انتظامیہ اور پولیس حکام کا کہنا ہے کہ حادثے کی مکمل وجوہات تحقیقات کے بعد سامنے آئیں گی۔ حادثے میں کوچ کو پہنچنے والے نقصان، سڑک کی صورتحال، ڈرائیور کی حالت اور دیگر ممکنہ عوامل کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے حکام کے مطابق حادثے میں 12 افراد کے جاں بحق اور 20 سے زائد کے زخمی ہونے کی ابتدائی اطلاعات ہیں، تاہم زخمیوں کی حالت اور قانونی کارروائی مکمل ہونے کے بعد جانی نقصان کی حتمی تفصیلات جاری کی جائیں گی واقعے کے بعد ٹھل اور گردونواح میں افسوس کی فضا قائم ہے، جبکہ اسپتال میں جاں بحق افراد کے لواحقین اور زخمیوں کے عزیز و اقارب کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے متاثرہ خاندانوں کو ہر ممکن تعاون فراہم کرنے کی یقین دہانی بھی کرائی جا رہی ہے مزید اطلاعات اور سرکاری تفصیلات موصول ہونے پر حادثے میں جاں بحق اور زخمی ہونے والے افراد کی تعداد، شناخت اور حادثے کی وجوہات کے حوالے سے صورتحال مزید واضح ہو سکے گی۔

ہم سے ہماری تہذیب کس نے چھینی؟

تحریر: صبور خان

بعض یادیں وقت کی گرد میں بھی دفن نہیں ہوتیں۔ برسوں گزر جائیں، موسم بدل جائیں، شہر بدل جائیں، لوگ بدل جائیں، لیکن وہ یادیں دل کے کسی گوشے میں اسی طرح تازہ رہتی ہیں جیسے ابھی کل ہی کی بات ہو۔ جب بھی زندگی کی مصروفیات سے چند لمحوں کی فرصت ملتی ہے تو ذہن بے اختیار ماضی کی انہی حسین گلیوں میں جا پہنچتا ہے، جہاں سادگی تھی، محبت تھی، ادب تھا، احترام تھا اور رشتوں میں خلوص کی ایسی خوشبو تھی جو آج کے دور میں ڈھونڈنے سے بھی کم ہی ملتی ہے۔ آج میں آپ کو تقریباً تیس برس پیچھے، سن 1995 اور 1996 کے اُس کوئٹہ میں لے جانا چاہتا ہوں، جہاں ہم ہر سال گرمیوں کی چھٹیاں اپنے خاندان کے ساتھ گزارتے تھے۔ پھر اگست کا مہینہ آتا، سامان باندھا جاتا اور ہم واپس اپنے آبائی علاقے لوٹ جاتے، لیکن کوئٹہ کی وہ یادیں ہمیشہ ہمارے دلوں میں بسی رہتیں۔

مجھے آج بھی اچھی طرح یاد ہے کہ میرے والد محترم اور میرے چچا ہر جمعہ طوغی روڈ کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے جایا کرتے تھے۔ جمعہ صرف ایک نماز نہیں ہوتا تھا بلکہ پورے ہفتے کی ایک روحانی، سماجی اور خاندانی خوشی ہوا کرتا تھا۔ تقریباً گیارہ بجے سے ہی تیاری شروع ہو جاتی۔ غسل، صاف ستھرے کپڑے، خوشبو، اور پھر مسجد کی طرف روانگی۔ ہر چہرے پر وقار تھا، ہر دل میں اللہ کی یاد تھی، اور ہر قدم میں عبادت کا شوق جھلکتا تھا۔

نماز جمعہ کے بعد دوست احباب اور بزرگ میزان مارکیٹ کا رخ کرتے۔ وہاں نہ مہنگے کیفے تھے، نہ جدید طرز کے ریسٹورنٹ، اور نہ ہی دکھاوے کی محفلیں۔ یا تو چٹائی بچھی ہوتی تھی یا سادہ فرش، اور سب لوگ بلا تکلف چار زانو بیٹھ جاتے۔ امیر اور غریب کے درمیان کوئی امتیاز نہ تھا۔ نہ کسی کو زمین پر بیٹھنے میں شرمندگی محسوس ہوتی تھی اور نہ کسی کے دل میں تکبر کا احساس ہوتا تھا۔ اصل دولت جیب میں نہیں، دل میں ہوتی تھی۔

پھر چائے آتی...

آج بھی اُس چائے کا ذائقہ میری یادوں میں تازہ ہے۔ شاید وہ صرف چائے نہیں تھی، بلکہ محبت، اخلاص، اپنائیت اور بے تکلفی کا ذائقہ تھا۔ لوگ چائے کے چند گھونٹوں کے ساتھ گھنٹوں بیٹھتے، ایک دوسرے کا حال پوچھتے، ہنستے، مسکراتے اور دلوں کا بوجھ ہلکا کرتے تھے۔

جیسے ہی دن ڈھل جاتا عصر کی نماز کے بعد ہمارے والدین سیدھے ریلوے پٹڑی کی طرف تشریف لے جاتے تھے۔ عصر سے مغرب تک وہاں ایسا سماں ہوتا تھا جیسے کوئی چھوٹا سا میلہ سجا ہو۔ بزرگ اپنی محفلوں میں مصروف، نوجوان خوش گپیوں میں مگن، اور بچے کھیل کود میں کھوئے رہتے تھے۔ ہر طرف زندگی تھی، رونق تھی اور محبتوں کی خوشبو تھی۔ کچھ ہی دیر بعد گڑ والی یا تکی والی چائے آ جاتی، اور سب مل کر اس سے لطف اندوز ہوتے۔ آج بے شمار جدید مشروبات موجود ہیں، مگر اُس سادہ چائے جیسا ذائقہ شاید کہیں نہیں، کیونکہ اُس میں چینی سے زیادہ محبت اور خلوص گھلا ہوا ہوتا تھا۔ جونہی مغرب کی اذان کی آواز بلند ہوتی، سب لوگ اپنی گفتگو ختم کر کے مسجد کی طرف چل پڑتے۔ نماز مغرب ادا کرنے کے بعد کچھ لوگ گھروں کو لوٹ جاتے، جبکہ کچھ دوبارہ اسی جگہ آ کر بیٹھ جاتے۔ ٹھنڈی ہوائیں، بزرگوں کی نصیحتیں، دوستوں کی ہنسی اور بچوں کی معصوم شرارتیں... یہی ہماری شامیں تھیں، یہی ہماری خوشیاں تھیں اور یہی ہماری اصل دولت تھی۔ ہر دوسرے یا تیسرے دن کسی نہ کسی کی بیٹھک میں دعوت کا اہتمام ہوتا۔ ہمسائے، دوست، عزیز و اقارب سب شریک ہوتے۔ نہ دعوت میں نمود و نمائش ہوتی، نہ تکلف، نہ اسٹیٹس کی دوڑ؛ صرف محبت، اخلاص اور اپنائیت کا رشتہ ہوتا تھا۔

بچے اپنے بڑوں کے ہاتھ چومتے تھے، اور بڑے محبت سے ان کے سروں پر شفقت بھرا ہاتھ رکھتے، دعائیں دیتے اور کبھی ٹافی، کبھی کوئی چھوٹا سا تحفہ دے کر ان کے چہروں پر خوشی بکھیر دیتے۔ والدین کا ہاتھ چوم کر گھر سے نکلنا ہماری تربیت کا حصہ تھا، جبکہ استاد کا احترام ہمارے ایمان اور اخلاق کا حصہ سمجھا جاتا تھا۔ کوئی شاگرد ادب کی وجہ سے استاد کی نشست پر بیٹھنے کا تصور بھی نہیں کرتا تھا۔

آج جب یہ سب مناظر یاد آتے ہیں تو دل بار بار یہی سوچتا ہے کہ آخر وہ محبتیں کہاں گئیں؟ وہ خلوص کہاں چلا گیا؟ وہ ادب، وہ احترام، وہ اپنائیت اور وہ سادگی آخر کس موڑ پر ہم سے بچھڑ گئی؟

شاید آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ آخر میں نے ماضی کی ان یادوں کا تذکرہ کیوں کیا؟ آخر ان واقعات کو دہرانے کا مقصد کیا ہے؟

اگر آپ نے ان یادوں کو دل سے محسوس کیا ہے تو یقیناً آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ میرا مقصد صرف ماضی کی خوبصورتی بیان کرنا نہیں، بلکہ اس تلخ حقیقت کی طرف توجہ دلانا ہے کہ ہم نے ترقی کے اس طویل سفر میں آخر کیا حاصل کیا اور اس کے بدلے کیا کچھ گنوا دیا۔ ہم نے سڑکیں ضرور بنالیں، عمارتیں بھی بلند کر لیں، موبائل فون، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی دنیا بھی حاصل کر لی، لیکن اس دوڑ میں کہیں نہ کہیں ہم اپنی تہذیب، اپنی محبت، اپنا ادب، اپنا سکون اور اپنے رشتوں کی حرارت کھو بیٹھے۔

ایک وقت تھا جب میزان مارکیٹ میں چٹائی یا فرش پر بیٹھ کر چائے پینے میں عزت محسوس ہوتی تھی۔ امیر بھی وہیں بیٹھتا تھا اور غریب بھی۔ کسی کے لباس، دولت یا عہدے سے اس کی عزت کا فیصلہ نہیں کیا جاتا تھا، بلکہ اخلاق، کردار اور محبت انسان کی اصل پہچان ہوا کرتے تھے۔

* آج زمین پر بیٹھنے کو اپنی توہین سمجھا جاتا ہے، حالانکہ ہم بھول گئے ہیں کہ انسان کو اس کی کرسی نہیں بلکہ اس کا کردار بلند بناتا ہے۔ *

وہ ریلوے پٹڑی، جہاں عصر کے بعد بزرگوں کی محفلیں سجا کرتی تھیں، جہاں بچے کھیلتے تھے، جہاں نوجوان اپنے بڑوں سے سیکھتے تھے، آج خاموش کھڑی ہے۔ *اب ہر شخص کے ہاتھ میں موبائل ہے، مگر کسی کے پاس اپنے والدین کے ساتھ چند لمحے بیٹھنے کا وقت نہیں۔ *ہر شخص سینکڑوں لوگوں سے آن لائن جڑا ہوا ہے، لیکن اپنے ہی گھر والوں سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ ہر دوسرے دن کسی نہ کسی کی بیٹھک میں دعوت ہوا کرتی تھی۔ دکھ بھی مشترکہ تھا اور خوشی بھی مشترکہ تھی۔ اگر محلے میں کسی ایک گھر میں کھانا پکتا تو اس کی خوشبو صرف اس گھر تک محدود نہیں رہتی تھی، بلکہ محبت کی صورت میں پورے محلے میں تقسیم ہو جاتی تھی۔ آج دعوتیں تو پہلے سے زیادہ ہیں، مگر خلوص پہلے سے کم ہے۔ تصاویر زیادہ ہیں، مگر تعلقات کمزور ہیں۔ *لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھنے سے زیادہ ایک دوسرے کی تصویریں دیکھنے میں مصروف ہیں۔*

استاد کا مقام ایسا تھا کہ شاگرد ادب سے نظریں جھکا کر بات کرتا تھا۔ والدین کا ہاتھ چوم کر گھر سے نکلنا باعثِ فخر سمجھا جاتا تھا۔ بزرگوں کے سامنے اونچی آواز میں بات کرنا بدتہذیبی شمار ہوتی تھی۔

آج والدین شکوہ کرتے ہیں کہ اولاد نافرمان ہو گئی ہے، اور اولاد کہتی ہے کہ والدین ہمیں سمجھتے نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تربیت کے وہ دروازے خود بند کر دیے جن سے ادب، احترام اور محبت گھر کے اندر داخل ہوا کرتی تھی۔

ہماری خوراک بھی بدل گئی، ہماری عادتیں بھی بدل گئیں، اور ہماری ترجیحات بھی۔ وہ لسی، وہ مکھن، وہ دیسی گھی کے پراٹھے، وہ خالص دودھ اور سادہ زندگی آہستہ آہستہ ہماری دسترخوان سے رخصت ہوتے گئے۔ ان کی جگہ رنگ برنگی پیکنگ، مصنوعی ذائقے اور تیار شدہ غذاؤں نے لے لی۔ سہولت تو ملی، مگر وہ تازگی، وہ برکت اور وہ گھریلو محبت کہیں پیچھے رہ گئی۔ آج میں ترقی کا مخالف نہیں ہوں، نہ ہی میں نئی ایجادات کی اہمیت سے انکار کرتا ہوں۔ لیکن میں ضرور یہ سوال اٹھاتا ہوں کہ اگر ترقی کی قیمت ہماری تہذیب، ہمارا ادب، ہمارے بزرگ، ہمارے استاد، ہماری خاندانی محبت اور ہماری اسلامی روایات ہیں،

دعا عبادت کا مغز اور بندگی کا حقیقی شعور

تحریر: حنان خان

دعا کو عبادت کا مغز کہا گیا ہے۔ یہ صرف ایک جملہ نہیں بلکہ بندگی کا وہ عظیم تصور ہے جو انسان کو براہِ راست اپنے خالق و مالک سے جوڑ دیتا ہے۔ عبادت کی بے شمار صورتیں ہیں، لیکن دعا وہ عبادت ہے جس میں بندہ اپنے رب کے سامنے اپنی عاجزی، بے بسی، محتاجی اور کامل انکساری کا اظہار کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دعا کو عبادت کا مغز قرار دیا گیا، کیونکہ اس میں بندے کی امید، خوف، محبت، یقین، توکل اور اخلاص سب ایک ساتھ جمع ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں کوئی چیز بغیر قانون اور نظام کے پیدا نہیں فرمائی۔ سورج اپنے مقررہ وقت پر طلوع ہوتا ہے، چاند اپنی منزلیں طے کرتا ہے، موسم اپنے وقت پر تبدیل ہوتے ہیں، دن اور رات ایک مقررہ ترتیب سے آتے ہیں۔ اسی طرح انسانی زندگی بھی اصول و ضوابط کے تحت چلتی ہے۔ دنیا کے ہر ادارے کا اپنا ایک قانون، اپنا ایک نظم اور اپنا ایک طریق؟ کار ہوتا ہے۔ چاہے وہ اسکول ہو، کالج ہو، یونیورسٹی ہو، عدالت ہو، پولیس ہو یا کوئی سرکاری و نجی ادارہ، ہر جگہ نظم و ضبط کی پابندی لازم ہوتی ہے۔ مخصوص لباس، مخصوص آداب اور مخصوص طریق؟ کار کے بغیر وہاں کام نہیں چلتا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کا انسان دنیا کے قوانین کو تو بڑی اہمیت دیتا ہے، مگر جب اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا وقت آتا ہے تو وہ اکثر ان آداب سے غافل ہو جاتا ہے جن کی تعلیم ہمیں دینِ اسلام نے دی ہے۔ ہم دنیا کے ہر کام میں کامیابی کے لیے منصوبہ بندی کرتے ہیں، مگر دعا جیسی عظیم عبادت کو محض ایک رسم بنا دیتے ہیں۔ آج ہماری زندگیوں میں ایک اور خطرناک رجحان پیدا ہو چکا ہے، اور وہ ہے شارٹ کٹ کا مزاج۔ ہم ہر چیز فوراً حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ محنت کم اور نتیجہ زیادہ چاہتے ہیں۔ عبادت میں بھی جلد بازی، دعا میں بھی بے صبری، اور زندگی کے ہر معاملے میں فوری کامیابی کی خواہش نے ہمیں صبر، استقامت اور اخلاص سے دور کر دیا ہے۔ حالانکہ دعا صرف الفاظ دہرانے کا نام نہیں بلکہ اپنے رب کے سامنے دل کھول کر حاضر ہونے کا نام ہے۔

اگر ہم اپنے دل کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ اکثر اوقات ہماری دعا صرف زبان سے ہوتی ہے، دل سے نہیں۔ ہاتھ تو اٹھے ہوتے ہیں لیکن دل دنیا کے معاملات میں الجھا ہوتا ہے۔ زبان دعا پڑھ رہی ہوتی ہے مگر نگاہیں ادھر اُدھر گھوم رہی ہوتی ہیں۔ کبھی موبائل ہماری توجہ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے، کبھی لوگوں کی گفتگو، کبھی ذہن کاروبار میں ہوتا ہے، کبھی ملازمت میں، اور کبھی کسی اور فکر میں۔ ایسی کیفیت میں ہم دعا تو کرتے ہیں مگر اس دعا میں وہ روح باقی نہیں رہتی جسے خشوع و خضوع کہتے ہیں۔

ہمیں ایک لمحے کے لیے رک کر یہ سوچنا چاہیے کہ ہم کس کے سامنے کھڑے ہیں؟ ہم کس سے مانگ رہے ہیں؟ وہ ذات کون ہے جس کے قبض؟ قدرت میں زمین و آسمان کے خزانے ہیں؟ وہی رب ہے جو دلوں کے بھید جانتا ہے، آنکھوں کے اشارے سمجھتا ہے، خاموش آنسوؤں کی زبان بھی سنتا ہے اور دل کی وہ بات بھی جانتا ہے جو ابھی زبان تک نہیں پہنچی۔ وہ چاہے تو بغیر ہاتھ اٹھائے کی گئی دعا بھی قبول فرما لے، اور چاہے تو بندے کی خاموش آہ کو بھی اپنی رحمت سے نواز دے۔

لیکن اس کے باوجود شریعت نے ہمیں دعا کے آداب بھی سکھائے ہیں۔ عام دعا میں ہاتھ سینے یا چہرے کے برابر اٹھانا منقول ہے، بغلوں کی سفیدی بھی نظر آنے لگی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مقصد ہاتھوں کی بلندی نہیں بلکہ دل کی عاجزی، اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی طرف کامل توجہ ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دعا کو صرف ایک رسم نہ سمجھیں بلکہ اسے اپنی زندگی کا شعوری حصہ بنائیں۔ جب ہم اپنے رب کے حضور ہاتھ اٹھائیں تو دل بھی اسی کی طرف متوجہ ہو، زبان بھی اخلاص سے لبریز ہو، آنکھوں میں عاجزی ہو اور یقین یہ ہو کہ میں اس رب سے مانگ رہا ہوں جس کے لیے ہو جا کہنا کافی ہے، اور وہ ناممکن کو بھی ممکن بنا دیتا ہے۔

اگر ہم اپنے معاشرے کا بغور جائزہ لیں تو ایک انتہائی افسوس ناک حقیقت ہمارے سامنے آتی ہے کہ ہم نے دعا جیسی عظیم عبادت کو بھی محض ایک رسم بنا دیا ہے۔ خاص طور پر فاتحہ خوانی، ایصال ثواب، اجتماعات اور دیگر دینی محافل میں جب اجتماعی دعا کا وقت آتا ہے تو وہ کیفیت بہت کم نظر آتی ہے جس کی تعلیم ہمیں قرآن و سنت نے دی ہے۔

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ امام صاحب دعا کر رہے ہوتے ہیں، لیکن بعض لوگ موبائل فون استعمال کرنے میں مصروف ہوتے ہیں، کچھ آپس میں گفتگو کر رہے ہوتے ہیں، کچھ ادھر اُدھر دیکھ رہے ہوتے ہیں، اور بعض کی توجہ دعا کے بجائے دوسرے کاموں میں ہوتی ہے۔ زبان سے شاید "آمین" بھی کہہ دی جاتی ہے، لیکن دل اس دعا میں شریک نہیں ہوتا۔ کیا ہم نے کبھی سوچا کہ اس وقت ہم کس کی بارگاہ میں کھڑے ہیں؟ ہم کس ذات سے اپنی حاجات مانگ رہے ہیں؟ کس کے سامنے اپنی بے بسی اور محتاجی کا اظہار کر رہے ہیں؟

اللہ تعالیٰ صرف ہمارے الفاظ نہیں سنتا بلکہ ہمارے دلوں کی کیفیت کو بھی جانتا ہے۔ وہ ہماری نیت، ہمارے یقین، ہمارے اخلاص اور ہماری عاجزی کو دیکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دعا میں صرف الفاظ کافی نہیں، بلکہ دل کا حاضر ہونا بھی ضروری ہے۔ جب دل غافل ہو اور زبان صرف رسم پوری کر رہی ہو تو بندگی کی روح کمزور پڑ جاتی ہے۔

ذرا دنیا کی زندگی پر غور کیجیے۔ جب ہمیں کسی بااثر شخصیت سے ملنا ہو، کسی افسر کے دفتر جانا ہو، کسی عدالت میں پیش ہونا ہو یا کسی سے قرض مانگنا ہو تو ہمارا انداز بدل جاتا ہے۔ ہم اپنے لباس، گفتگو، نشست و برخاست اور آداب کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ عدالت میں داخل ہونے سے پہلے موبائل بھی بند کرنے کی ہدایت دی جاتی ہے، غیر ضروری گفتگو سے روکا جاتا ہے، اور ہر شخص عدالت کے وقار کا احترام کرتا ہے، کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک بااختیار ادارے کے سامنے کھڑا ہے۔ اب ذرا اپنے دل سے سوال کیجیے کہ جب ہم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو کیا ہمارا ادب، ہماری توجہ اور ہماری عاجزی دنیا کی عدالت سے بھی کم ہونی چاہیے؟ اگر ایک دنیاوی عدالت کے چند ضابطے ہماری توجہ اپنی طرف مبذول کر سکتے ہیں تو پھر اس رب کریم کی بارگاہ میں، جو زمین و آسمان کا مالک ہے، ہماری کیفیت کیسی ہونی چاہیے؟

دعا کا مطلب صرف اپنی ضروریات بیان کرنا نہیں، بلکہ اپنے رب کے سامنے اپنی بندگی کا اقرار کرنا بھی ہے۔ دعا انسان کے دل میں امید پیدا کرتی ہے، مایوسی کو ختم کرتی ہے، ایمان کو مضبوط کرتی ہے اور بندے کو اپنے رب سے جوڑ دیتی ہے۔ جو شخص دعا کی حقیقت کو سمجھ لیتا ہے، وہ جان لیتا ہے کہ دنیا کی ہر طاقت محدود ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت کی کوئی حد نہیں۔

ہمیں اپنے گھروں، اپنی مساجد، اپنی دینی محافل اور اپنی انفرادی زندگی میں دعا کا صحیح شعور پیدا کرنا ہوگا۔ بچوں کو دعا کے آداب سکھانے ہوں گے، نوجوانوں کو دعا کی اہمیت سمجھانی ہوگی، اور بڑوں کو اپنی عملی مثال سے یہ پیغام دینا ہوگا کہ دعا صرف ایک رسم نہیں بلکہ بندگی کی معراج ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ جب بھی ہم اپنے رب کے حضور ہاتھ اٹھائیں تو ہماری نگاہیں جھکی ہوں، دل میں خوفِ خدا ہو، زبان پر اخلاص ہو، آنکھوں میں نمی ہو، اور یقین کامل ہو کہ میرا رب میری ہر بات سن رہا ہے۔ وہ میرے دل کی آواز بھی جانتا ہے، میری خاموش آہوں کو بھی سنتا ہے، اور اگر وہ چاہے تو ایک لمحے میں میری تقدیر بدل سکتا ہے۔

آئیے! آج ہم عہد کریں کہ آئندہ دعا کو معمولی عمل نہیں سمجھیں گے، بلکہ اسے اپنی زندگی کی سب سے عظیم عبادت سمجھ کر اس کے تمام ظاہری اور باطنی آداب کا اہتمام کریں گے۔ جب دعا کریں گے تو پوری توجہ، عاجزی، محبت، ادب، اخلاص اور کامل یقین کے ساتھ کریں گے، کیونکہ دعا صرف مانگنے کا نام نہیں بلکہ اپنے رب سے تعلق مضبوط کرنے، اس پر کامل بھروسہ کرنے اور اپنی بندگی کا اظہار کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دعا کا مطلب صرف اپنی ضروریات بیان کرنا نہیں، بلکہ اپنے رب کے سامنے اپنی بندگی کا اقرار کرنا بھی ہے۔ دعا انسان کے دل میں امید پیدا کرتی ہے، مایوسی کو ختم کرتی ہے، ایمان کو مضبوط کرتی ہے اور بندے کو اپنے رب سے جوڑ دیتی ہے۔ جو شخص دعا کی حقیقت کو سمجھ لیتا ہے، وہ جان لیتا ہے کہ دنیا کی ہر طاقت محدود ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت کی کوئی حد نہیں۔

ہمیں اپنے گھروں، اپنی مساجد، اپنی دینی محافل اور اپنی انفرادی زندگی میں دعا کا صحیح شعور پیدا کرنا ہوگا۔ بچوں کو دعا کے آداب سکھانے ہوں گے، نوجوانوں کو دعا کی اہمیت سمجھانی ہوگی، اور بڑوں کو اپنی عملی مثال سے یہ پیغام دینا ہوگا کہ دعا صرف ایک رسم نہیں بلکہ بندگی کی معراج ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ جب بھی ہم اپنے رب کے حضور ہاتھ اٹھائیں تو ہماری نگاہیں جھکی ہوں، دل میں خوفِ خدا ہو، زبان پر اخلاص ہو، آنکھوں میں نمی ہو، اور یقین کامل ہو کہ میرا رب میری ہر بات سن رہا ہے۔ وہ میرے دل کی آواز بھی جانتا ہے، میری خاموش آہوں کو بھی سنتا ہے، اور اگر وہ چاہے تو ایک لمحے میں میری تقدیر بدل سکتا ہے۔

آئیے! آج ہم عہد کریں کہ آئندہ دعا کو معمولی عمل نہیں سمجھیں گے، بلکہ اسے اپنی زندگی کی سب سے عظیم عبادت سمجھ کر اس کے تمام ظاہری اور باطنی آداب کا اہتمام کریں گے۔ جب دعا کریں گے تو پوری توجہ، عاجزی، محبت، ادب، اخلاص اور کامل یقین کے ساتھ کریں گے، کیونکہ دعا صرف مانگنے کا نام نہیں بلکہ اپنے رب سے تعلق مضبوط کرنے، اس پر کامل بھروسہ کرنے اور اپنی بندگی کا اظہار کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دعا کا مطلب صرف اپنی ضروریات بیان کرنا نہیں، بلکہ اپنے رب کے سامنے اپنی بندگی کا اقرار کرنا بھی ہے۔ دعا انسان کے دل میں امید پیدا کرتی ہے، مایوسی کو ختم کرتی ہے، ایمان کو مضبوط کرتی ہے اور بندے کو اپنے رب سے جوڑ دیتی ہے۔ جو شخص دعا کی حقیقت کو سمجھ لیتا ہے، وہ جان لیتا ہے کہ دنیا کی ہر طاقت محدود ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت کی کوئی حد نہیں۔

ہزاروں فٹ نیچے دفن ہوتی زندگیاں، اوپر خاموش ضمیر

تحریر *ذوالفقار علی طارق قادری*

کوئٹہ کے نواحی علاقے سورینج میں پیش آنے والا المناک سانحہ صرف چند خاندانوں کا المیہ نہیں بلکہ پورے بلوچستان کے لیے ایک ایسا زخم ہے جو برسوں تک نہیں بھر سکے گا۔ اس دردناک واقعے میں بے شمار محنت کش لقمہ؟ اجل بن گئے، کئی خاندان اجڑ گئے اور ایک ہی گھر کے چار بھائی اپنے پیاروں سے ہمیشہ کے لیے بچھڑ گئے۔ ایسے دل دہلا دینے والے مناظر نے ہر حساس دل کو غمزدہ کر دیا ہے۔ پورا بلوچستان سوگوار ہے اور ہر آنکھ اشکبار ہے، مگر سوال یہ ہے کہ کیا یہ سانحہ بھی ماضی کے دیگر حادثات کی طرح چند دن کی خبروں تک محدود رہ جائے گا یا اس بار واقعی کوئی تبدیلی آئے گی؟

کوئلہ کانوں میں کام کرنے والے مزدور وہ لوگ ہیں جو روزانہ ہزاروں فٹ زیرِ زمین اترتے ہیں۔ ان کے سروں پر اندھیرا، چاروں طرف پتھر، گیسوں کا خطرہ، کان بیٹھ جانے کا خدشہ اور ہر لمحہ موت کا سایہ منڈلا رہا ہوتا ہے، مگر اس کے باوجود وہ اپنے بچوں کی بھوک مٹانے اور اپنے خاندان کی کفالت کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈال کر رزق حلال کماتے ہیں۔ شاید ہم میں سے بہت کم لوگ اس اذیت کا اندازہ کر سکتے ہیں جو ایک کان کن روزانہ برداشت کرتا ہے۔

یہ کوئی پہلا حادثہ نہیں۔ مچھ، دکی، سورینج، اسپین کاریز اور بلوچستان کے دیگر کوئلہ پیدا کرنے والے علاقوں میں اس سے پہلے بھی کئی سانحات رونما ہو چکے ہیں۔ ہر حادثے کے بعد تعزیت، افسوس، اعلانات اور وعدے کیے جاتے ہیں، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ سب کچھ خاموشی کی نذر ہو جاتا ہے۔ نہ کوئی مستقل اصلاحات سامنے آتی ہیں، نہ حفاظتی نظام میں نمایاں بہتری دکھائی دیتی ہے، اور نہ ہی ان محنت کشوں کی زندگی کو وہ اہمیت دی جاتی ہے جس کے وہ حق دار ہیں۔ گزشتہ برس سے کوئلہ کانوں کی بندش، دہشت گردی کے واقعات اور دیگر مشکلات نے اس صنعت کو شدید متاثر کیا ہے۔ اس کے باوجود بلوچستان کی کوئلہ صنعت ملکی معیشت کا ایک اہم حصہ ہے۔ کوئلہ کانوں سے وابستہ کاروبار اربوں روپے کی آمدن پیدا کرتا ہے، حکومت کو ٹیکس ملتا ہے، ہزاروں خاندانوں کا روزگار اس صنعت سے وابستہ ہے، مگر افسوس کہ انہی علاقوں کے عوام بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ کوئلہ پیدا کرنے والے کئی علاقوں میں نہ جدید ہسپتال موجود ہیں، نہ معیاری تعلیمی ادارے، نہ صاف پانی، نہ مناسب سڑکیں اور نہ ہی وہ ترقیاتی منصوبے جن کے وہ برسوں سے منتظر ہیں۔ جو لوگ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ملکی معیشت کا پہیہ چلاتے ہیں، وہ خود بنیادی انسانی سہولتوں سے محروم زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

محنت کش طبقہ ہمیشہ سے استحصال کا شکار رہا ہے۔ کان کنوں کی محنت سے اربوں روپے کی معیشت چلتی ہے، مگر جب انہی مزدوروں کے حقوق، ان کی حفاظت، علاج، رہائش، تعلیم یا ان کے بچوں کے مستقبل کی بات آتی ہے تو اکثر خاموشی اختیار کر لی جاتی ہے۔ یہ خاموشی صرف ایک انتظامی کمزوری نہیں بلکہ ایک اجتماعی المیہ ہے۔

سانحہ سورینج نے ایک مرتبہ پھر یہ سوال اٹھایا ہے کہ آخر ان جانوں کی حفاظت کے لیے مؤثر اقدامات کیوں نہیں کیے جاتے؟ کیا ہر حادثے کے بعد صرف افسوس اور تعزیت ہی کافی ہے؟ کیا ان مزدوروں کی جان کی قیمت صرف چند اعلانات اور وقتی بیانات تک محدود ہے؟ یا پھر اب وقت آ گیا ہے کہ اس پورے نظام کا ازسرِ نو جائزہ لیا جائے اور ایسے اقدامات کیے جائیں جن سے آئندہ کسی ماں کی گود اجڑنے، کسی بچے کے یتیم ہونے اور کسی بہن کے بھائی سے محروم ہونے کا سلسلہ رک سکے۔

یہ سوال صرف حکومت سے نہیں، بلکہ ان تمام اداروں، متعلقہ حکام اور ہر اس ذمہ دار فریق سے ہے جو اس صنعت سے وابستہ ہے۔ کیونکہ جب ایک مزدور ہزاروں فٹ نیچے اترتا ہے تو وہ صرف اپنی جان نہیں بلکہ اپنے پورے خاندان کی امیدیں بھی ساتھ لے کر جاتا ہے۔ سانح؟ سورینج نے ایک بار پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ محض افسوس اور تعزیتی بیانات سے جانوں کا تحفظ ممکن نہیں۔ اگر واقعی مستقبل میں ایسے حادثات کو روکنا مقصود ہے تو کوئلہ کانوں کے حفاظتی نظام کو جدید تقاضوں کے مطابق استوار کرنا ہوگا۔ دنیا بھر میں کان کنی ایک خطرناک پیشہ ضرور ہے، لیکن سخت حفاظتی قوانین، جدید ٹیکنالوجی اور مؤثر نگرانی کے ذریعے حادثات کی شرح میں نمایاں کمی لائی جاتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے ہاں بھی ان اصولوں پر پوری طرح عمل ہو رہا ہے؟

ہر کوئلہ کان میں گیس ڈیٹیکٹر، میتھین اور کاربن مونو آکسائیڈ مانیٹرنگ سسٹم، جدید وینٹیلیشن سسٹم، سیلف ریسکیور (Rescuer-Self)، سیلف کنٹینڈ بریتھنگ اپریٹس (SCBA)، آکسیجن ریسکیو سیٹ، فرسٹ ایڈ باکس، ریسکیو اسٹریچر، فائر ایکسٹنگوشر، ہنگامی مواصلاتی نظام، ایمرجنسی الارم، ہیلمٹ، ہیڈ لیمپ، سیفٹی بوٹس، حفاظتی دستانے، حفاظتی چشمے، ریسپیریٹر اور ریفلیکٹو جیکٹس جیسی سہولیات بنیادی ضرورت ہیں، عیش و آرام نہیں۔ اگر ان میں سے کوئی سہولت موجود نہیں تھی یا ناکافی تھی تو یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب شفاف تحقیقات کے ذریعے قوم کو ملنا چاہیے۔

اسی طرح کانوں کی باقاعدہ حفاظتی انسپکشن، گیس کی مسلسل نگرانی، کان کے اندر ہوا کی آمد و رفت کا مؤثر نظام، ہنگامی اخراج کے راستے، تربیت یافتہ ریسکیو ٹیم اور ہر مزدور کی حفاظتی تربیت بھی لازمی ہونی چاہیے۔ اگر کسی کان میں یہ انتظامات مکمل نہیں تو اس کان کو اصلاحات تک بند کر دینا چاہیے، کیونکہ انسانی جان کسی بھی منافع سے زیادہ قیمتی ہے۔ اس سانحے کی مکمل، غیر جانبدارانہ اور شفاف تحقیقات ہونی چاہئیں۔ عوام کو بتایا جائے کہ حادثہ کن حالات میں پیش آیا؟ کیا متعلقہ قوانین پر عمل کیا جا رہا تھا؟ کیا حفاظتی معائنہ بروقت ہوا تھا؟ کیا تمام ضروری آلات دستیاب تھے؟ اگر نہیں تھے تو اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ اگر کسی بھی سطح پر غفلت یا لاپروائی ثابت ہوتی ہے تو قانون کے مطابق کارروائی ہونی چاہیے تاکہ مستقبل میں کوئی بھی انسانی جانوں کے معاملے میں غفلت کی جرات نہ کرے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں اکثر ایسے سانحات کے بعد چند دن تک شور مچتا ہے، پھر خاموشی چھا جاتی ہے۔ متاثرہ خاندان انصاف کے انتظار میں رہ جاتے ہیں اور فائلیں دفاتر کی الماریوں میں بند ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بار بار ایک جیسے حادثات رونما ہوتے ہیں۔ جب احتساب نہیں ہوگا تو اصلاح کیسے ہوگی؟

ایک اور افسوسناک حقیقت یہ بھی ہے کہ حادثات کے بعد کئی مزدور خاندان اپنے حقوق کے حصول کے لیے کاغذی کارروائیوں میں الجھ جاتے ہیں۔ بعض خاندان دور دراز علاقوں، خصوصاً خیبر پختونخوا کے شانگلہ، سوات اور دیگر اضلاع سے صرف روزگار کی تلاش میں بلوچستان آتے ہیں۔ جب ان کا کفیل اس دنیا سے چلا جاتا ہے تو ان کے اہل خانہ کے لیے بار بار سینکڑوں کلومیٹر کا سفر کر کے اپنے قانونی حقوق حاصل کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ شہداء کے خاندانوں کو بروقت معاوضہ، قانونی معاونت اور ہر ممکن سہولت ایک ہی نظام کے تحت فراہم کی جائے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ کان کن صرف حادثات ہی نہیں بلکہ مختلف پیشہ ورانہ بیماریوں کا بھی شکار رہتے ہیں۔ کوئلے کی گرد، زہریلی گیسیں اور مسلسل سخت ماحول میں کام کرنے کی وجہ سے سانس، پھیپھڑوں اور دیگر بیماریوں میں مبتلا ہونا عام بات ہے۔ اس لیے کان کنی کے علاقوں میں خصوصی ہسپتال، ٹراما سینٹر، ایمبولینس سروس اور مستقل طبی معائنہ بھی لازمی ہونا چاہیے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت، متعلقہ ادارے، صنعت سے وابستہ افراد اور تمام ذمہ دار حلقے ایک میز پر بیٹھ کر ایسا جامع نظام تشکیل دیں جس میں انسانی جان سب سے پہلی ترجیح ہو۔

راہِ سلوک: ادب، عاجزی، برداشت اور قربِ الٰہی کا سفر

تحریر: خالد خان

اللہ تعالیٰ نے انسان کو محض دنیا کی آسائشیں حاصل کرنے کے لیے پیدا نہیں فرمایا بلکہ اپنی معرفت، محبت اور عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اسی معرفتِ الٰہی تک پہنچنے کے لیے جس راستے کا انتخاب اللہ کے نیک بندوں، اولیائے کرام اور صوفیائے عظام نے کیا، اسے راہِ سلوک کہا جاتا ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جہاں انسان اپنے ظاہر سے زیادہ اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے، اپنے نفس کو قابو میں لاتا ہے اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے آباد کرتا ہے۔

راہِ سلوک کا پہلا زینہ ادب ہے۔ جس کے دل میں ادب نہیں، اس کے پاس علم بھی بے نور ہے اور عبادت بھی بے اثر۔ ادب صرف گفتگو کا نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ، رسولِ اکرم ؟، قرآن مجید، صحاب؟ کرام ؟، اہل بیت اطہار ؟، اولیائے کرام، علماء کرام اپنے والدین، اساتذہ، مرشد اور تمام مخلوق کے احترام کا نام ہے۔ اولیائے کرام فرمایا کرتے تھے کہ جس نے ادب سیکھ لیا، اس نے آدھا سلوک طے کر لیا، کیونکہ بے ادب دل پر انوارِ الٰہی کا نزول نہیں ہوتا۔

اس کے بعد عاجزی اور انکساری کا مقام آتا ہے۔ راہِ سلوک میں تکبر کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ غرور انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور اور عاجزی اسے اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے۔ درخت جتنا پھل دار ہوتا ہے اتنا ہی جھک جاتا ہے، اسی طرح جو شخص روحانی طور پر جتنا بلند ہوتا ہے وہ اتنا ہی زیادہ متواضع ہوتا ہے۔ جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے وہ حقیقت میں چھوٹا رہ جاتا ہے، اور جو اللہ تعالیٰ کے لیے جھک جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے دلوں میں عزت عطاء فرماتا ہے۔

راہِ سلوک انسان کو برداشت اور صبر کی تعلیم دیتا ہے۔ اس راستے میں آزمائشیں ضرور آتی ہیں۔ کبھی لوگوں کی بے قدری، کبھی طعن و تشنیع، کبھی غربت، کبھی بیماری اور کبھی اپنے ہی لوگوں کی بے رخی جس سے آپ حد سے زیادہ محبت کرتے ہو وہ چھوڑ کے چلاے جاتے ہے انسان کے صبر کا امتحان بنتی ہے۔ مگر ایک سچا سالک ہر حال میں صبر کا دامن نہیں چھوڑتا، کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے کہ آزمائش کے بعد آسانی اور صبر کے بعد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

اسی طرح درگزر اور معافی راہِ سلوک کا عظیم وصف ہے۔ سالک اپنے لیے نہیں بلکہ دوسروں کے لیے جیتا ہے۔ وہ لوگوں کی غلطیوں کو معاف کرتا ہے، کسی سے انتقام نہیں لیتا، دل میں کینہ نہیں رکھتا اور ہر ایک کے لیے خیر کی دعا کرتا ہے۔ معاف کرنا کمزوری نہیں بلکہ روحانی طاقت کی علامت ہے۔ جو بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے معاف کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کے گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔

راہِ سلوک کا ایک نہایت اہم سبق یہ ہے کہ درد اور تکلیف کو اپنے اندر سمیٹ لینا۔ اس راہ کے مسافر اپنی تکلیفوں کا شور نہیں مچاتے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تربیت سمجھتے ہیں۔ وہ دوسروں کو سکون پہنچاتے ہیں، اگرچہ خود تکلیف میں ہوں۔ اولیائے کرام کی زندگیاں اس حقیقت کی گواہ ہیں کہ انہوں نے دکھ سہے، مگر کسی کو دکھ نہ دیا؛ زخم کھائے مگر بددعا نہ دی؛ مخالفت برداشت کی مگر محبت بانٹتے رہے۔

راہِ سلوک میں خدمتِ خلق کو عبادت کا درجہ حاصل ہے۔ بھوکے کو کھانا کھلانا، غریب کی مدد کرنا، یتیم کے سر پر شفقت رکھنا، بیمار کی عیادت کرنا، مظلوم کا ساتھ دینا اور انسانیت کی خدمت کرنا، یہ سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے راستے ہیں۔ جس دل میں مخلوقِ خدا کے لیے رحم پیدا ہو جاتا ہے، وہ دل اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مرکز بن جاتا ہے۔

اس راہ میں ذکرِ الٰہی سالک کی روح کی غذا ہے۔ زبان پر اللہ کا ذکر، دل میں رسولِ کریم ؟ کی محبت، نگاہوں میں حیاء، کردار میں اخلاص اور زندگی میں سنت کی پیروی، یہی راہِ سلوک کی اصل پہچان ہے۔ ذکر صرف الفاظ دہرانے کا نام نہیں بلکہ ایسا تعلق ہے جو انسان کے اخلاق، معاملات اور کردار میں بھی نمایاں ہو۔

اولیائے کرام نے ہمیشہ فرمایا کہ سب سے بڑا دشمن انسان کا اپنا نفس ہے۔ جب تک نفس کی خواہشات پر قابو نہ پایا جائے، اس وقت تک روحانی ترقی ممکن نہیں۔ اس لیے سالک ہر روز اپنا محاسبہ کرتا ہے، اپنی غلطیوں پر ندامت محسوس کرتا ہے، توبہ کرتا ہے اور اپنی اصلاح میں لگا رہتا ہے۔ وہ دوسروں کے عیب تلاش کرنے کے بجائے اپنے نفس کی اصلاح کو ترجیح دیتا ہے۔

راہِ سلوک ہمیں یہ بھی سکھاتی ہے کہ شہرت، منصب، دولت اور تعریف انسان کی منزل نہیں ہیں۔ اصل کامیابی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہو جائے۔ اگر دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے آباد ہو جائے تو دنیا کی بڑی سے بڑی دولت بھی اس نعمت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

آج ہمارا معاشرہ نفرت، غرور، حسد، بے صبری اور خود غرضی کا شکار ہے۔ ایسے حالات میں ہمیں دوبارہ دینِ اسلام اولیائے کرام کی تعلیمات کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ادب کو اپنا شعار، عاجزی کو اپنا زیور، صبر کو اپنی طاقت، درگزر کو اپنی عادت، خدمتِ خلق کو اپنی عبادت اور محبت کو اپنی پہچان بنا لیں تو نہ صرف ہماری اپنی زندگیاں بدل جائیں گی بلکہ معاشرہ بھی امن، محبت اور اخوت کا گہوارہ بن جائے گا۔

راہِ سلوک کا خلاصہ صرف ایک جملے میں بیان کیا جا سکتا ہے کہ اپنی انا کو مٹا کر اللہ تعالیٰ کی رضا میں فنا ہو جانا ہی حقیقی سلوک ہے۔ جو انسان جھکنا سیکھ لیتا ہے، وہی روحانی بلندی حاصل کرتا ہے۔ جو دوسروں کو عزت دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے عزت عطاء فرماتا ہے۔ جو لوگوں کے زخموں پر مرہم رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو سکون عطاء فرماتا ہے۔

آخر میں دعا ہے:

اے اللہ! ہمارے دلوں کو تکبر سے پاک، ادب سے مزین، محبت سے روشن، صبر سے مضبوط، اخلاص سے معمور اور اپنی معرفت کے نور سے منور فرما۔ ہمیں اولیائے کرام کے نقشِ قدم پر چلنے، اپنے نفس کی اصلاح کرنے اور تیری رضا کے راستے پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔ راہِ سلوک کا ایک نہایت اہم سبق یہ ہے کہ درد اور تکلیف کو اپنے اندر سمیٹ لینا۔ اس راہ کے مسافر اپنی تکلیفوں کا شور نہیں مچاتے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تربیت سمجھتے ہیں۔ وہ دوسروں کو سکون پہنچاتے ہیں، اگرچہ خود تکلیف میں ہوں۔ اولیائے کرام کی زندگیاں اس حقیقت کی گواہ ہیں کہ انہوں نے دکھ سہے، مگر کسی کو دکھ نہ دیا؛ زخم کھائے مگر بددعا نہ دی؛ مخالفت برداشت کی مگر محبت بانٹتے رہے۔

راہِ سلوک میں خدمتِ خلق کو عبادت کا درجہ حاصل ہے۔ بھوکے کو کھانا کھلانا، غریب کی مدد کرنا، یتیم کے سر پر شفقت رکھنا، بیمار کی عیادت کرنا، مظلوم کا ساتھ دینا اور انسانیت کی خدمت کرنا، یہ سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے

راستے ہیں۔ جس دل میں مخلوقِ خدا کے لیے رحم پیدا ہو جاتا ہے، وہ دل اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مرکز بن جاتا ہے۔

اس راہ میں ذکرِ الٰہی سالک کی روح کی غذا ہے۔ زبان پر اللہ کا ذکر، دل میں رسولِ کریم ؟ کی محبت، نگاہوں میں حیاء، کردار میں اخلاص اور زندگی میں سنت کی پیروی، یہی راہِ سلوک کی اصل پہچان ہے۔ ذکر صرف الفاظ دہرانے کا نام نہیں بلکہ ایسا تعلق ہے جو انسان کے اخلاق، معاملات اور کردار میں بھی نمایاں ہو۔

اولیائے کرام نے ہمیشہ فرمایا کہ سب سے بڑا دشمن انسان کا اپنا نفس ہے۔ جب تک نفس کی خواہشات پر قابو نہ پایا جائے، اس وقت تک روحانی ترقی ممکن نہیں۔ اس لیے سالک ہر روز اپنا محاسبہ کرتا ہے، اپنی غلطیوں پر ندامت محسوس کرتا ہے، توبہ کرتا ہے اور اپنی اصلاح میں لگا رہتا ہے۔ وہ دوسروں کے عیب تلاش کرنے کے بجائے اپنے نفس کی اصلاح کو ترجیح دیتا ہے۔

راہِ سلوک ہمیں یہ بھی سکھاتی ہے کہ شہرت، منصب، دولت اور تعریف انسان کی منزل نہیں ہیں۔ اصل کامیابی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہو جائے۔ اگر دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے آباد ہو جائے تو دنیا کی بڑی سے بڑی دولت بھی اس نعمت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

آج ہمارا معاشرہ نفرت، غرور، حسد، بے صبری اور خود غرضی کا شکار ہے۔ ایسے حالات میں ہمیں دوبارہ دینِ اسلام اولیائے کرام کی تعلیمات کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ادب کو اپنا شعار، عاجزی کو اپنا زیور، صبر کو اپنی طاقت، درگزر کو اپنی عادت، خدمتِ خلق کو اپنی عبادت اور محبت کو اپنی پہچان بنا لیں تو نہ صرف ہماری اپنی زندگیاں بدل جائیں گی بلکہ معاشرہ بھی امن، محبت اور اخوت کا گہوارہ بن جائے گا۔

راہِ سلوک کا خلاصہ صرف ایک جملے میں بیان کیا جا سکتا ہے کہ اپنی انا کو مٹا کر اللہ تعالیٰ کی رضا میں فنا ہو جانا ہی حقیقی سلوک ہے۔ جو انسان جھکنا سیکھ لیتا ہے، وہی روحانی بلندی حاصل کرتا ہے۔ جو دوسروں کو عزت دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے عزت عطاء فرماتا ہے۔ جو لوگوں کے زخموں پر مرہم رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو سکون عطاء فرماتا ہے۔

آخر میں دعا ہے:

اے اللہ! ہمارے دلوں کو تکبر سے پاک، ادب سے مزین، محبت سے روشن، صبر سے مضبوط، اخلاص سے معمور اور اپنی معرفت کے نور سے منور فرما۔ ہمیں اولیائے کرام کے نقشِ قدم پر چلنے، اپنے نفس کی اصلاح کرنے اور تیری رضا کے راستے پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔ راہِ سلوک کا ایک نہایت اہم سبق یہ ہے کہ درد اور تکلیف کو اپنے اندر سمیٹ لینا۔ اس راہ کے مسافر اپنی تکلیفوں کا شور نہیں مچاتے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تربیت سمجھتے ہیں۔ وہ دوسروں کو سکون پہنچاتے ہیں، اگرچہ خود تکلیف میں ہوں۔ اولیائے کرام کی زندگیاں اس حقیقت کی گواہ ہیں کہ انہوں نے دکھ سہے، مگر کسی کو دکھ نہ دیا؛ زخم کھائے مگر بددعا نہ دی؛ مخالفت برداشت کی مگر محبت بانٹتے رہے۔

راہِ سلوک میں خدمتِ خلق کو عبادت کا درجہ حاصل ہے۔ بھوکے کو کھانا کھلانا، غریب کی مدد کرنا، یتیم کے سر پر شفقت رکھنا، بیمار کی عیادت کرنا، مظلوم کا ساتھ دینا اور انسانیت کی خدمت کرنا، یہ سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے راستے ہیں۔ جس دل میں مخلوقِ خدا کے لیے رحم پیدا ہو جاتا ہے، وہ دل اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مرکز بن جاتا ہے۔

بقیہ 1

اسپتال میں جاری ہے۔ ذرائع کے مطابق تمام مزدور چمن میں ایک زیرِ تعمیر منصوبے پر مزدوری میں مصروف تھے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچ گئی، علاقے کو گھیرے میں لے کر شواہد اکٹھے کیے اور ملزمان کی تلاش و واقعے کی تفصیلی تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

بقیہ 2

عالمی انٹیلی جنس کمپنی ونڈوارڈ کی جانب سے تفصیلات میں بتایا گیا ہے کہ افرامیکس کلاس کے ان دونوں تیل بردار جہازوں نے سعودی عرب کی ینبع بندرگاہ سے خام تیل لوڈ کیا اور اپنا ٹریکنگ سسٹم مسلسل آن رکھتے ہوئے واپس پاکستان روانہ ہوئے۔ ونڈوارڈ کے مطابق 20 جولائی کو حوثیوں کی جانب سے سعودی عرب کی بندرگاہوں اور متعلقہ جہاز رانی پر ناکہ بندی کے اعلان کے بعد سے، چین سے منسلک بحری جہازوں کے علاوہ سعودی عرب سے وابستہ دیگر تمام تیل بردار جہازوں کو یا تو حملوں کا نشانہ بنایا جا رہا تھا یا پھر انہیں طویل اور دشوار گزار راستہ، یعنی کیپ آف گڈ ہوپ سے چکر لگا کر گزرنا پڑ رہا تھا۔ ایسے کشیدہ ماحول میں پاکستانی جہازوں کا یہ محفوظ سفر ایک انتہائی اہم پیش رفت سمجھا جا رہا ہے۔ پاکستانی جہازوں کا یہ کامیاب بحری سفر ایک ایسے وقت میں ممکن ہوا ہے جب کچھ ہی دن قبل پاکستان کی وزارتِ خارجہ نے حوثیوں کو واضح اور سخت وارننگ دی تھی۔ پاکستانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اور حکام کی جانب سے اپنے بیان میں کہا گیا تھا کہ کسی بھی پاکستانی پرچم بردار بحری جہاز پر کیا جانے والا کوئی بھی حملہ ملک کی سلامتی اور قومی تحفظ کے لیے براہ راست خطرہ تصور کیا جائے گا۔ اس تنبیہ کے بعد پاکستانی پرچم بردار جہازوں کا محفوظ طریقے سے گزرنا خطے کے بحری راستوں اور تجارتی تحفظ کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل قرار دیا جا رہا ہے۔

بقیہ 3

مشکلات میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج پاکستان کے عوام یوم استحصال منا رہے ہیں تاکہ بھارت کے غیر قانونی طور پر زیر قبضہ جموں و کشمیر کے ثابت قدم عوام کے ساتھ اپنی یکجہتی کا اظہار کر سکیں۔ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے کہا کہ بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط جموں و کشمیر کے عوام اپنے جائز حق خودارادیت کے حصول کی جدوجہد میں مسلسل سنگین چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں، ہم ان کے بنیادی حقوق کے لیے اپنی غیر متزلزل حمایت کا اعادہ کرتے ہیں، یہ حقوق اقوام متحدہ کے منشور میں درج ہیں اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں میں ان کی عکاسی کی گئی ہے۔ نائب وزیراعظم نے کہا کہ 5 اگست 2019 کے اقدامات اور ان کے بعد کیے جانے والے بھارتی اقدامات بدستور گہری تشویش کا باعث ہیں، ان اقدامات نے جنوبی ایشیا میں امن اور استحکام کے فروغ کی کوششوں کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی برادری کو چاہیے کہ وہ بین الاقوامی قانون، بین الاقوامی انسانی قانون، انسانی حقوق اور اقوام متحدہ کے فریم ورک کے تحت کیے گئے وعدوں کے احترام کو یقینی بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔ نائب وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان مسلسل بھارت سے مطالبہ کرتا آرہا ہے کہ وہ ایسے غیر قانونی اقدامات سے احتراز کرے جو جموں و کشمیر کی بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ متنازعہ حیثیت کے خلاف ہیں۔ بھارت کو ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جو تنازعہ کے پرامن حل کے لیے سازگار ماحول کی تشکیل میں معاون ثابت ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک بار پھر اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ جنوبی ایشیا میں پائیدار امن اور استحکام صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب جموں و کشمیر کے تنازع کو کشمیری عوام کی امنگوں اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قرار داووں کے مطابق حل کیا جائیگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہر بین الاقوامی فورم پر کشمیری عوام کے حقوق کے لیے اپنی آواز بلند کرتے رہیں گے اور تنازع کے منصفانہ اور پرامن تصفیے کے لیے کی جانے والی تمام کوششوں کی حمایت جاری رکھیں گے۔ نائب وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان کشمیری عوام کی ثابت قدمی، جرات اور عظیم قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے، پاکستان ان کے ساتھ غیر متزلزل یکجہتی کا اعادہ کرتا ہے، پاکستان کشمیری عوام اور ان کے جائز حق خودارادیت کے حصول کی منصفانہ جدوجہد کے لیے اپنی غیر متزلزل اخلاقی، سیاسی اور سفارتی حمایت جاری رکھے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بین الاقوامی برادری، بالخصوص اقوام متحدہ پر زور دیتے ہیں کہ وہ اپنی طویل عرصے سے زیر التوا ذمہ داریوں کو پورا کرے اور جموں و کشمیر کے تنازعہ کے پرامن حل کے لیے بامعنی کوششیں کریں۔

بقیہ 4

ہدایت کی کہ نجکاری کمیشن کی افرادی قوت میں مالیاتی، قانونی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ماہرین شامل کیے جائیں، اداروں میں سرمایہ کاری بڑھانے کے لئے موثر اقدامات کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نجکاری کے مراحل میں پیشہ ورانہ استعداد کے اہل کنسلٹنٹ کی تجاویز، قانونی انتظامات اور مالیاتی ریگولیشن فریم ورک کی بروقت تکمیل کو یقینی بنایا جائے۔ علاوہ ازیں وزیراعظم محمد شہباز شریف سے جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی (جائیکا) کے صدر ڈاکٹر تناکا اکیہیکو کی قیادت میں 9 رکنی وفد نے ملاقات کی، جس میں پاکستان اور جاپان کے درمیان دیرینہ شراکت داری، معاشی اصلاحات اور مختلف ترقیاتی شعبوں میں تعاون کے فروغ پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیراعظم نے وفد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان جاپان اور جائیکا کے ساتھ اپنی دہائیوں پر محیط تاریخی شراکت داری کو انتہائی اہمیت دیتا ہے، انہوں نے امید ظاہر کی کہ جائیکا کے صدر کا دورہ دونوں ممالک کے تعلقات کو مزید مستحکم بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ شہباز شریف نے کہا کہ حکومت نے اجتماعی کوششوں سے مشکل معاشی چیلنجز پر قابو پایا ہے اور اب پائیدار اقتصادی ترقی کے لئے اصلاحات کا عمل تیزی سے جاری ہے، حکومتی اصلاحات کے نتیجے میں گزشتہ تین برسوں کے دوران سرکاری محصولات میں دوگنا اضافہ ہوا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ نوجوانوں کو ہنر، تکنیکی تربیت اور باعزت روزگار کی فراہمی، خواتین کو بااختیار بنانا اور معدنیات کے شعبے کی ترقی حکومت کی اولین ترجیحات ہیں۔ انہوں نے معدنیات کے شعبے میں جائیکا کے تکنیکی تعاون کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار (ایس ایم ایز) کے فروغ کے لیے سال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز ڈویلپمنٹ اتھارٹی (سمیڈا) میں اصلاحات کی گئی ہیں اور اس شعبے میں جائیکا کا تعاون برآمدات میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔ ملاقات کے دوران وزیراعظم نے حالیہ زلزلے میں قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع پر ڈاکٹر تناکا اکیہیکو سے تعزیت کا اظہار کیا، جس پر جائیکا کے صدر نے اظہار تشکر کیا۔ ڈاکٹر تناکا اکیہیکو نے پاکستان میں پرتپاک میزبانی پر وزیراعظم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جائیکا صحت، تعلیم، شہری و دیہی ترقی، فنی و پیشہ ورانہ تربیت اور صنعتی ترقی سمیت مختلف شعبوں میں پاکستان کے ساتھ تعاون کو مزید وسعت دینے کے لیے تیار ہے، تاہم وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی ترقیاتی ترجیحات کے مطابق مشترکہ منصوبوں کو آگے بڑھایا جائے گا۔ جائیکا کے صدر نے مشرق وسطی میں قیام امن کے لیے پاکستان اور اس کی قیادت کی سفارتی کوششوں کو بھی سراہتے ہوئے کہا کہ جاپان سمیت عالمی برادری ان اقدامات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ملاقات میں وفاقی وزرا احسن اقبال، احد خان چیمہ، ڈاکٹر مصدق مسعود ملک، حنیف عباسی، سردار اویس احمد خان لغاری، شزا فاطمہ خواجہ، وزیراعظم کے معاونین خصوصی سید طارق فاطمی اور ہارون اختر سمیت متعلقہ اعلیٰ حکام بھی شریک تھے۔

بقیہ 5

محکموں کو الیکشن کمیشن کی جانب سے طلب کی جانے والی معلومات فراہم کرنا لازم ہوگا، مقررہ وقت میں معلومات فراہم نہ کرنے والے ادارے قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب تصور ہوں گے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکے گی۔ الیکشن کمیشن نے مجوزہ ترمیم عوامی رائے کے لئے جاری کر دی ہے اور اس پر 15 اگست تک اعتراضات اور تجاویز طلب کی ہیں، موصول ہونے والی تجاویز اور اعتراضات کا جائزہ لینے کے بعد ترمیم کو حتمی شکل دی جائے گی۔

بقیہ 6

نے کہا کہ عالمی برادری کو چاہیے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا موثر نوٹس لے، کشمیری عوام پر ہونے والے مظالم کو اجاگر کرے اور بھارت پر بین الاقوامی ذمہ داریوں کی پاسداری کے لیے دباؤ بڑھائے انہوں نے کہا کہ حکومتِ بلوچستان وفاقی حکومت کے ساتھ مکمل یکجہتی کے ساتھ یہ مطالبہ کرتی ہے کہ جس عزم اور مستقل مزاجی سے پاکستان گزشتہ کئی دہائیوں سے کشمیری عوام کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت کرتا آیا ہے، اسی جذبے کے ساتھ یہ جدوجہد آئندہ بھی جاری رکھی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بلوچستان کے عوام اپنے کشمیری بہن بھائیوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑیں گے اور ان کے حق خودارادیت، آزادی اور انصاف کی جدوجہد کی ہر سطح پر اخلاقی حمایت جاری رکھیں گے وزیراعلیٰ نے کہا کہ یوم استحصال کشمیر اس عزم کی تجدید کا دن ہے کہ پاکستان اور اہل بلوچستان کشمیری عوام کے ساتھ ہر مشکل گھڑی میں کھڑے ہیں اور ان کے جائز حقوق کے حصول تک اپنی بھرپور اخلاقی اور سفارتی حمایت جاری رکھیں گے۔

بقیہ 7

ساتھ بھرپور انداز میں غیر متزلزل یکجہتی کا اظہار کرتی ہے۔ ہم اس دن کو اس عزم کے ساتھ مناتے ہیں کہ دنیا کو بھارت کے 5 اگست 2019 کے ان غیر قانونی اور یکطرفہ اقدامات کی سنگینی کی یاددہانی کرائی جائے جن کے ذریعے اس نے غیر قانونی طور پر بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط جموں و کشمیر کی بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ متنازع حیثیت کو تبدیل کرنے کی کوشش کی۔ یہ اقدامات بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں کی صریحا خلاف ورزی ہیں۔ سات برس گزر جانے کے باوجود یہ غیر قانونی اقدامات نہ تو جموں و کشمیر کی قانونی حیثیت تبدیل کر سکے ہیں اور نہ ہی کشمیری عوام کے اپنے جائز حق خودارادیت کے حصول کے عزم پختہ کو کمزور کر سکے ہیں۔

بقیہ 8

اور ان کے جائز حقوق کے حصول کے لیے ہر عالمی فورم پر آواز بلند کرتا رہے گا۔ ڈاکٹر مصدق ملک نے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ جموں و کشمیر میں کشمیری عوام کے بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ اور مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا حل اقوام متحدہ کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق ہونا چاہیے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ جنوبی ایشیا میں پائیدار امن کا قیام مسئلہ کشمیر کے منصفانہ اور دیرپا حل سے مشروط ہے۔ انہوں نے کہا کہ پوری پاکستانی قوم کشمیری عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتی ہے اور ان کی قربانیاں آزادی کی جدوجہد کی روشن علامت ہیں۔

بقیہ 9

اندر پیش کی جائیں گی۔ خیال رہے کہ کان میں گیس دھماکے سے 34 قیمتی انسانی جانیں چلی گئیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ صرف تحقیقاتی رپورٹس کافی نہیں، ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی اور کان کنوں کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔

بقیہ 10

روابط کو مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کیا گیا۔ پاک ایران کاروباری برادری کے درمیان براہِ راست روابط اور تجارتی وفود کے تبادلوں پر زور دیا گیا، سرحدی تجارت کے فروغ اور مقامی آبادیوں کو معاشی مواقع فراہم کرنے کا بھی عزم ظاہر کیا گیا۔ اعلامیہ میں مزید کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان چیدگی کوپک سرحدی مارکیٹ کے افتتاح کا عمل تیز کرنے پر اتفاق کیا گیا، مشترکہ سرحدی منڈیوں کے موثر انتظام کے لیے مشترکہ کمیٹیاں قائم کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ زرعی اور باغبانی مصنوعات کی باہمی تجارت بڑھانے کے لئے اقدامات پر اتفاق کیا گیا، ٹرانسپورٹ، لاجسٹکس اور سرحدی رابطوں کو مزید بہتر بنانے کا فیصلہ بھی سامنے آیا ہے۔ تین روزہ مذاکرات میں تجارت، سرمایہ کاری اور اقتصادی تعاون پر اتفاق کیا گیا، متفقہ فیصلوں پر فوری عمل درآمد کیلئے تکنیکی کمیٹیاں کام جاری رکھیں گی۔

بقیہ 11

پرافٹ پارٹیسپیشن فنڈ (BWPPF) کی محصولات، جاری ٹیکس اصلاحات، ریونیو اہداف کے حصول کیلئے اختیار کی گئی حکمت عملی اور درپیش چیلنجز پر تفصیلی بریفنگ دی۔ وزیر خزانہ نے محصولات میں اضافے، ٹیکس بیس میں توسیع ٹیکس قوانین پر موثر عملدرآمد، ٹیکس دہندگان کی سہولت کاری اور شفاف و ڈیجیٹل ٹیکس نظام کے فروغ کیلئے جاری اصلاحات کو مزید تیز کرنے کی ہدایت کی۔ اجلاس میں محصولات کے مقررہ اہداف کے بروقت حصول کیلئے متعلقہ اداروں کے درمیان مؤثر رابطہ کاری اور عملی اقدامات پر بھی اتفاق کیا گیا۔ اجلاس میں اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ بلوچستان میں محصولات کے نظام کو مزید مضبوط، شفاف اور جدید خطوط پر استوار کرتے ہوئے صوبے کی پائیدار ترقی اور عوامی فلاح و بہبود کیلئے مالی وسائل میں اضافہ یقینی بنایا جائے گا۔

بقیہ 12

سکا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کا حق خودارادیت ہر قیمت پر تسلیم ہونا چاہیے، مسئلہ جموں و کشمیر کا واحد پائیدار حل اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق استصواب رائے ہے۔ انہوں نے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ مقبوضہ جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کا نوٹس لے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم محمد شہباز شریف کی قیادت میں حکومت پاکستان مسئلہ کشمیر کو ہر اہم بین الاقوامی فورم پر بھرپور انداز میں اجاگر کر رہی ہے، مسلم لیگ ن کی حکومت کشمیر کاز پر ثابت قدم ہے۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ پاکستان کی سیاسی و عسکری قیادت کشمیر کے معاملے پر یکساں موقف رکھتی ہے، بھارت کو حقائق تسلیم کرتے ہوئے کشمیری عوام کی خواہشات کا احترام کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا پرامن حل خطے میں امن و استحکام کی ضمانت ہے، پاکستان انصاف پر مبنی امن کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے گا اور حق خودارادیت کے حصول تک کشمیری عوام کے ساتھ کھڑا رہے گا۔

بقیہ 13

امریکہ کے درمیان انسداد دہشت گردی مکالمے کا چوتھا دور واشنگٹن میں ہوا۔ دفتر خارجہ کے اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک نے موجودہ سکیورٹی خطرات، باہمی تعاون بڑھانے کے امکانات، سرحدی سلامتی کو مضبوط بنانے اور شدت پسندوں کے معاون نیٹ ورکس کو ختم کرنے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ پاکستان اور امریکا نے خطے میں امن، خوشحالی کیلئے انسداد دہشت گردی تعاون جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔

بقیہ 14

والے مظالم تاریخ کا سیاہ باب ہیں اور عالمی برادری کو مقبوضہ جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کی مبینہ سنگین خلاف ورزیوں کا فوری نوٹس لینا چاہیے۔ مشعال ملک نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ کشمیری عوام کو سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں کے مطابق حق خودارادیت فراہم کرنے کیلئے موثر اقدامات کیے جائیں، انہوں نے کہا کہ کشمیر صرف کشمیریوں کا ہے اور دنیا کو کشمیری عوام کی آواز سننی چاہیے۔ مشعال ملک نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان، آزاد جموں و کشمیر اور دنیا بھر میں مقیم کشمیری تارکین وطن ہمیشہ مقبوضہ کشمیر کے عوام کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان کی منصفانہ جدوجہد کی ہر سطح پر حمایت جاری رکھیں گے۔

بقیہ 15

کر کے گاڑیوں اور مشکوک افراد کی تلاشی کا سلسلہ تیز کر دیا گیا ہے۔ کسی بھی ممکنہ ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے تمام سرکاری ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی ہے، جبکہ ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل اسٹاف اور ریسکیو ٹیموں کو ہر وقت تیار رہنے کی ہدایت جاری کی گئی ہے۔ انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر ضروری طور پر گھروں سے باہر نکلنے سے گریز کریں، دوران چیکنگ پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں سے مکمل تعاون کریں اور کسی بھی مشکوک شخص یا سرگرمی کی فوری اطلاع متعلقہ حکام کو دیں۔

بقیہ 16

غیر بلوچ دونوں شامل ہیں۔ ان کے مطابق یونیورسٹی انتظامیہ نے طلبہ کی دوبارہ داخلے کے لیے والدین سے خصوصی حلف نامے طلب کیے ہیں، جن کے بعد ہی انہیں واپس داخلہ دینے پر غور کیا جائے گا۔ عمران بلوچ کا کہنا تھا کہ والدین کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ حلف نامے جمع کرائیں تاکہ طلبہ کی دوبارہ یونیورسٹی میں واپسی ممکن بنائی جا سکے۔ دوسری جانب اس معاملے پر نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (NUST) کی انتظامیہ کی جانب سے خبر فائل ہونے تک کوئی باضابطہ وضاحت یا ردعمل سامنے نہیں آیا۔ اگر یونیورسٹی انتظامیہ اپنا جب مقف جاری کرتی ہے تو اسے بھی خبر کا حصہ بنایا جائے گا۔

بقیہ 17

ترجمان کی جانب سے جاری بیان کے مطابق پاکستان نے یوم استحصال کے موقع پر اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ جموں و کشمیر کے عوام کے حق خودارادیت کے حصول کے لیے ان کی منصفانہ جدوجہد کی بھرپور حمایت جاری رکھے گا۔ بیان میں کہا گیا کہ ہم بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط جموں و کشمیر کے عوام کی جرات، ثابت قدمی اور غیر متزلزل عزم کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ پاکستان، جموں و کشمیر کے عوام کی حق خودارادیت کے حصول کے لیے جاری منصفانہ جدوجہد کی غیر متزلزل حمایت جاری رکھے گا جیسا کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں میں اس حق کی ضمانت دی گئی ہے۔

بقیہ 18

اسٹیشنز قائم کئے گئے ہیں، جن میں 5 مرد، 5 خواتین جبکہ 7 مشترکہ پولنگ اسٹیشنز شامل ہیں۔ سیکیورٹی انتظامات کے تحت 5 0 پولنگ اسٹیشنز کو انتہائی حساس، 10 کو حساس جبکہ 02 پولنگ اسٹیشنز کو نارمل قرار دیا گیا ہے۔ دوسرے مرحلے کے ضمنی بلدیاتی انتخابات کے صاف، شفاف، آزادانہ اور منصفانہ انعقاد کو یقینی بنانے کے لئے الیکشن کمیشن آف پاکستان نے متعلقہ حلقوں میں 6 ڈسٹرکٹ ریٹرننگ افسران، 6 ریٹرننگ افسران، 6 ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ افسران اور 6 مانیٹرنگ افسران تعینات کئے ہیں، جو انتخابی ضابطہ اخلاق پر موثر عمل درآمد کی نگرانی کریں گے تاکہ ووٹرز کو پرامن، محفوظ اور سازگار ماحول میں اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے کا موقع فراہم کیا جا سکے۔

بقیہ 19

نے صرف محسن نقوی ہی نہیں بلکہ آصف زرداری اور بلاول بھٹو سے متعلق بھی بیان بازی اور جواب دینے سے روکا ہے۔

بقیہ 20

پائیدار امن اور استحکام کا انحصار مسئلہ جموں و کشمیر کے منصفانہ اور پُرامن حل پر ہے۔ آئی ایس پی آر کا کہنا ہے کہ یہ حل کشمیری عوام کی امنگوں اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ ترجمان پاک فوج کے مطابق پاکستانی عوام، مسلح افواج بھارتی غیر قانونی زیر قبضہ جموں و کشمیر کے شہداء کو بھرپور خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ آئی ایس پی آر کے مطابق کشمیریوں کی آزادی کی جائز اور برحق جدوجہد میں شانہ بشانہ کھڑے رہنے کے غیر متزلزل عزم کو دہراتے ہیں۔

بقیہ 21

س موقع پر آل بلوچستان بس یونین کے رہنماں ظاہر شاہ کاکڑ، وزیر خان کاکڑ، حبیب اللہ خان، عبدالمتین اور اقبال سرگڑہ بھی موجود تھے۔ ملاقات کے دوران مولانا ہدایت الرحمٰن نے کہا کہ بلوچستان کے عوام گزشتہ کئی برسوں سے بدامنی، معاشی بدحالی، بے روزگاری، قومی شاہراہوں پر عدم تحفظ اور پٹرولیم مصنوعات پر غیر ضروری اخراجات و مبینہ بھتہ خوری جیسے سنگین مسائل کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی کی احتجاجی تحریک کسی سیاسی مفاد کے لیے نہیں بلکہ عوام کے بنیادی حقوق، امن کی بحالی اور معاشی انصاف کے لیے ہے۔ انہوں نے ٹرانسپورٹرز سے اپیل کی کہ وہ عوامی مفاد کی اس جدوجہد میں بھرپور کردار ادا کریں تاکہ حکومت عوامی مشکلات کا فوری نوٹس لینے پر مجبور ہو۔ اس موقع پر ظاہر شاہ کاکڑ نے کہا کہ ٹرانسپورٹر برادری روزانہ قومی شاہراہوں پر شدید مشکلات، بدامنی، اضافی اخراجات اور مختلف رکاوٹوں کا سامنا کر رہی ہے، جس کے باعث نہ صرف کاروبار متاثر ہو رہا ہے بلکہ عوام بھی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے حالات میں ٹرانسپورٹرز خاموش تماشائی نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ آل بلوچستان بس یونین اور پنجاب، خیبر پختونخوا بس یونین عوامی مفاد کے تمام جائز مطالبات کی حمایت کرتی ہیں، اسی لیے 7 اگست کی ہڑتال، دھرنے اور احتجاج میں بھرپور شرکت اور مکمل تعاون کیا جائے گا۔ دونوں جانب سے اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ بلوچستان میں امن کے قیام، قومی شاہراہوں کو محفوظ بنانے، مہنگائی کے خاتمے، ٹرانسپورٹرز اور عوام کو درپیش مسائل کے حل کے لیے مشترکہ جدوجہد جاری رکھی جائے گی اور عوامی حقوق کے تحفظ کے لیے ہر جمہوری و آئینی فورم پر آواز بلند کی جائے گی۔

بقیہ 22

تھیں۔ اسی کچہری کے دوران ایک کالر نے کہا کہ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام پورے پاکستان، تمام صوبوں اور تمام سیاسی جماعتوں سے بالاتر ہو کر عوامی فلاح کا پروگرام ہے۔ اس پر چیئرپرسن سینیٹر روبینہ خالد نے کہا کہ یہ پروگرام شہید محترمہ بینظیر بھٹو کے اس خواب کی تعبیر ہے جس کا مقصد پاکستان کے مستحق اور غریب خاندانوں کی معاونت ہے۔ بی آئی ایس پی کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے نہیں بلکہ پاکستان کے عوام کی خدمت سے ہے۔

بقیہ 23

خیال کیا گیا۔ وزیراعظم نے وفد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان جاپان اور جائیکا کے ساتھ اپنی دہائیوں پر محیط تاریخی شراکت داری کو انتہائی اہمیت دیتا ہے، انہوں نے امید ظاہر کی کہ جائیکا کے صدر کا دورہ دونوں ممالک کے تعلقات کو مزید مستحکم بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ شہباز شریف نے کہا کہ حکومت نے اجتماعی کوششوں سے مشکل معاشی چیلنجز پر قابو پایا ہے اور اب پائیدار اقتصادی ترقی کے لیے اصلاحات کا عمل تیزی سے جاری ہے، حکومتی اصلاحات کے نتیجے میں گزشتہ تین برسوں کے دوران سرکاری محصولات میں دوگنا اضافہ ہوا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ نوجوانوں کو ہنر، تکنیکی تربیت اور باعزت روزگار کی فراہمی، خواتین کو بااختیار بنانا اور معدنیات کے شعبے کی ترقی حکومت کی اولین ترجیحات ہیں۔ انہوں نے معدنیات کے شعبے میں جائیکا کے تکنیکی تعاون کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار (ایس ایم ایز) کے فروغ کے لیے سال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز ڈویلپمنٹ اتھارٹی)سمیڈا(میں اصلاحات کی گئی ہیں اور اس شعبے میں جائیکا کا تعاون برآمدات میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔ ملاقات کے دوران وزیراعظم نے حالیہ زلزلے میں قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع پر ڈاکٹر تناکا اکیہیکو سے تعزیت کا اظہار کیا، جس پر جائیکا کے صدر نے اظہار تشکر کیا۔ ڈاکٹر تناکا اکیہیکو نے پاکستان میں پرتپاک میزبانی پر وزیراعظم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جائیکا صحت، تعلیم، شہری و دیہی ترقی، فنی و پیشہ ورانہ تربیت اور صنعتی ترقی سمیت مختلف شعبوں میں پاکستان کے ساتھ تعاون کو مزید وسعت دینے کے لیے تیار ہے، تاہم وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی ترقیاتی ترجیحات کے مطابق مشترکہ منصوبوں کو آگے بڑھایا جائے گا۔ جائیکا کے صدر نے مشرق وسطی میں قیام امن کے لیے پاکستان اور اس کی قیادت کی سفارتی کوششوں کو بھی سراہتے ہوئے کہا کہ جاپان سمیت عالمی برادری ان اقدامات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ملاقات میں وفاقی وزرا احسن اقبال، احد خان چیمہ، ڈاکٹر مصدق مسعود ملک، حنیف عباسی، سردار اویس احمد خان لغاری، شزا فاطمہ خواجہ، وزیراعظم کے معاونین خصوصی سید طارق فاطمی اور ہارون اختر سمیت متعلقہ اعلیٰ حکام بھی شریک تھے۔

بقیہ 24

پی ڈاکٹر فہد احمد، قبائلی عمائدین اور شہدا کے لواحقین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر ڈی آئی جی لورالائی رینج نے شہید کے اہل خانہ کے ہمراہ تھانے کے نئے نام کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 4 اگست کا دن پولیس کے ان عظیم سپوتوں کی بے مثال قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے وطن کے امن اور عوام کے تحفظ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ مقررین نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ شہدا کے ورثا کو کبھی تنہا نہیں چھوڑا جائے گا اور ان کی فلاح و بہبود پولیس کی اولین ترجیح ہے۔ تقریب کے اختتام پر شہدا کے ورثا میں نقد مالی امداد تقسیم کی گئی، جبکہ شہدا کے درجات کی بلندی اور ملک کی سلامتی و استحکام کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔

بقیہ 25

رہے ہیں اور آج بھی آزادی کی جدوجہد میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ میر سلیم احمد کھوسہ نے زور دیا کہ بھارت کا پانچ اگست کا اقدام مکمل طور پر غیر قانونی اور غیر اخلاقی ہے، جسے عالمی برادری کو مسترد کرنا چاہیے۔ انہوں نے عالمی اداروں اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے اپیل کی کہ وہ بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کا نوٹس لیں اور کشمیری عوام کو ان کا حق خودارادیت دلوانے میں کردار ادا کریں۔ میر سلیم احمد خان کھوسہ نے کہا کہ پاکستانی قوم کشمیری بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور ان کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت جاری رکھے گی۔

بقیہ 26

پر دوبارہ بات چیت شروع کرنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، یہ ممکنہ معاہدہ آبنائے ہرمز میں ٹریفک پر زیادہ کنٹرول کے حوالے سے ایران کے بعض مطالبات پورے کر دے گا جو کہ جنگ سے پہلے اسے حاصل نہیں تھا۔ دو علاقائی ذرائع کا کہنا ہے کہ اس معاہدے میں عمان اور ایران کے درمیان 60 روزہ عارضی انتظام طے کیا گیا ہے جس میں توسیع بھی کی جاسکتی ہے۔ اس انتظام کے تحت، آبنائے ہرمز سے خلیج میں داخل ہونے والے تمام بحری جہازوں کی ٹریفک ایرانی حدود سے گزرنے والی شمالی لین سے گزرے گی جبکہ آبنائے ہرمز سے بحیرہ عرب کی جانب نکلنے والی ٹریفک ایران کی مشاورت سے عمانی حدود سے گزرنے والی جنوبی لین استعمال کرے گی، اس 60 روزہ مدت کے دوران کوئی ٹول یا فیس وصول نہیں کی جائے گی۔ ایگزیوس کے مطابق فریقین 30 دنوں کے اندر آبنائے ہرمز کی درمیانی لین سے بحری بارودی سرنگیں صاف کرنے پر بھی کام کریں گے، درمیانی لین صاف ہونے کے بعد اسے عمان اور ایران کے درمیان مستقل انتظامات کے تحت آنے اور جانے والی ٹریفک کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ علاقائی ذرائع کے مطابق، عمان اور ایران کے درمیان ہونے والے مذاکرات کے علاوہ ثالثی کی کوششوں میں قطری، پاکستانی اور سعودی حکام بھی شامل تھے۔ ان مذاکرات میں وائٹ ہاؤس بھی فعال طور پر شریک رہا اور حالیہ دنوں میں ٹرمپ کے ایلچی اسٹیو وٹکوف، ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی اور عمانی وزیر خارجہ بدر البوسعیدی کے درمیان متعدد ٹیلی فونک رابطے بھی ہوئے ہیں۔ دو علاقائی ذرائع نے بتایا کہ عباس عراقچی نے ہفتے کے آخر میں معاہدے پر اصولی طور پر اتفاق کر لیا تھا تاہم انہیں ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای اور سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کی منظوری درکار تھی۔ ایک امریکی عہدیدار اور علاقائی ذرائع کے مطابق ایرانی قیادت نے معاہدے کی منظوری کا عمل مکمل کر لیا ہے۔ دوسری جانب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے فاکس نیوز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اگر ایران نے آبنائے ہرمز کو بہت جلد دوبارہ نہیں کھولا تو اسے سخت حملے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ٹرمپ نے کیلیفورنیا کے دورے کے دوران کہا کہ یہ آبنائے بہت جلد کھلنے والا ہے، یا پھر انہیں سخت ضرب لگے گی اور پھر یہ کھل جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بہت اچھے مذاکرات کر رہے ہیں۔ ان کا اصرار تھا کہ ایران اس تنازع کو ختم کرنے کا راستہ تلاش کرنے کا خواہاں ہے، جو 28 فروری کو اس وقت شروع ہوا جب امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر حملے کیے۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ اصل چیز عمل ہے۔ اور وہ معاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ میرے پاس بہت وقت ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم بہت اچھے مذاکرات کر رہے ہیں۔ ان کا اصرار تھا کہ ایران اس تنازع کو ختم کرنے کا راستہ تلاش کرنے کا خواہاں ہے، جو 28 فروری کو اس وقت شروع ہوا جب امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر حملے کیے۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ اصل چیز عمل ہے۔ اور وہ معاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ میرے پاس بہت وقت ہے۔

بقیہ 27

کی مناسبت سے تقاریر، ملی نغمے، خوبصورت ٹیبلوز اور مختلف خاکے پیش کیے، جن کے ذریعے کشمیری عوام سے اظہار یکجہتی اور ان کی جدوجہد آزادی کو بھرپور انداز میں اجاگر کیا گیا۔ مقررین نے اپنے خطابات میں کہا کہ یوم استحصال کشمیر ہمیں کشمیری عوام کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے اور اس عزم کی تجدید کا دن ہے کہ پاکستان ہر محاذ پر کشمیریوں کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت جاری رکھے گا۔ تقریب کے اختتام پر ملکی سلامتی، استحکام اور کشمیر کی آزادی کے لیے خصوصی دعا بھی کی گئی۔

بقیہ 28

ذریعے حل نکالنا ناگزیر قرار دے دیا۔ سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کی زیر صدارت سعودی کابینہ کا اجلاس ہوا جس میں خطے میں کشیدگی کم کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ سعودی میڈیا کے مطابق ایران امریکا جنگ کا مذاکرات کے ذریعے حل نکالنا ناگزیر قرار دیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق کابینہ نے غزہ میں ہتھیاروں کے خاتمے سے متعلق تاریخی معاہدے کا خیر مقدم کیا، غزہ امن معاہدے کے لئے مصر، قطر، ترکیے، امریکا اور دیگر ثالثی کرنے والے ممالک کے کردار کو سراہا گیا۔ سعودی میڈیا کے مطابق کابینہ اجلاس میں سعودی قیادت میں قائم کثیر الملکی بحری دفاعی اتحاد کے قیام کا بھی خیر مقدم کیا گیا، کابینہ نے بحیرہ احمر، باب المندب اور خلیج عدن میں بحری آمد و رفت کے تحفظ کے عزم کا اعادہ بھی کیا۔

بقیہ 29

عالمی میڈیا رپورٹس کے مطابق پاکستان کے بعد بنگلہ دیش نے بھی بھارت پر اپنے داخلی معاملات میں مداخلت کے خدشات کا اظہار کیا ہے۔ بنگلہ دیشی حکام کا کہنا ہے کہ سابق وزیراعظم شیخ حسینہ کو بھارت میں سیاسی سرگرمیوں کی اجازت دینا اہم سوالات کو جنم دے رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق شیخ حسینہ 5 اگست کو نئی دہلی میں فارن کورسپانڈنٹس کلب آف ساؤتھ ایشیا کی ایک تقریب سے ورچوئل خطاب کریں گی، جس پر بنگلہ دیشی حکومت نے بھارتی حکام سے وضاحت طلب کی ہے۔ بنگلہ دیش کا کہنا ہے کہ بھارت کو واضح کرنا ہوگا کہ اس معاملے میں اس کا کیا کردار ہے اور وہ اس تقریب سے کس حد تک لاتعلق ہے۔

بقیہ 30

کرنے اور کشمیری عوام کی شناخت کو متاثر کرنے کی کوششیں قابل تشویش ہیں، جس پر عالمی برادری کو اپنا مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔ رکن اسمبلی نے کہا کہ پاکستان اور بلوچستان کے عوام کشمیری عوام کی جدوجہد میں ان کے ساتھ کھڑے ہیں اور انہیں کبھی تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ حکومتِ بلوچستان وفاقی حکومت کے تعاون سے کشمیری عوام کے حق خودارادیت کی حمایت جاری رکھے گی۔

بقیہ 31

پر پورا اترنے کی بنیاد پر ایک بینک کا انتخاب کیا گیا۔ وزارت مذہبی امور اور حبیب بینک کے درمیان جلد باضابطہ معاہدے پر دستخط کیے جائیں گے، جس کے بعد سرکاری حج اسکیم کے تمام مالی معاملات اسی بینک کے سپرد ہوں گے۔ ذرائع کے مطابق سرکاری حج اسکیم کے تحت درخواستوں کی وصولی اگست کے وسط سے شروع ہونے کا امکان ہے، جبکہ درخواستوں کا باقاعدہ شیڈول بھی جلد جاری کیا جائے گا۔ 2027 کے کوٹہ کے تحت ایک لاکھ 79 ہزار 210 پاکستانی فریضہ حج ادا کریں گے، سرکاری اسکیم کیلئے 60 فیصد اور نجی اسکیم کیلئے 40 فیصد کوٹہ مقرر ہے، سرکاری حج اسکیم کے تحت ایک لاکھ 7 ہزار 832 عازمین فریضہ حج ادا کریں گے نجی اسکیم کے کوٹے کے تحت 71 ہزار 888 عازمین حجاز مقدس جائیں گے۔

بقیہ 32

میں کوئی کمی آئی۔ حافظ نعیم الرحمن نے کہا کہ مودی حکومت کا یہ اقدام اقوام متحدہ کی قراردادوں، بین الاقوامی قوانین اور عالمی اصولوں کی صریح خلاف ورزی تھا، جو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہونے کے بھارتی دعوے پر بھی سوالیہ نشان ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کی خصوصی حیثیت کا خاتمہ عالمی برادری اور سلامتی کونسل کے لیے بھی ایک کھلا چیلنج ہے، بھارت گزشتہ 78 برس سے مقبوضہ کشمیر میں ظلم و ستم اور قتل و غارت کی پالیسی پر عمل پیرا ہے، مگر کشمیری عوام کی آزادی کی خواہش کو دبایا نہیں جاسکا۔ حافظ نعیم الرحمن نے کہا کہ پاکستانی عوام نے ہمیشہ کشمیری عوام کے ساتھ اپنی دلی وابستگی اور یکجہتی کا اظہار کیا ہے، انہوں نے کہا کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور پاکستانیوں کے دل اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ وہ دن دور نہیں جب کشمیری عوام کی طویل جدوجہد کامیاب ہوگی۔

بقیہ 33

ی، تعلیمی، ثقافتی اور عوامی روابط سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید فروغ دینے کے عزم کا اعادہ کیا۔ ملاقات کے دوران علاقائی صورتحال، بالخصوص مقبوضہ مغربی کنارے میں بگڑتی ہوئی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ترجمان دفتر خارجہ کا کہنا ہے کہ دونوں رہنماؤں نے علاقائی صورتحال، بشمول ایران اور امریکہ سے متعلق حالیہ پیش رفت پر بھی بات چیت کی۔

بقیہ 34

مقررین کا کہنا تھا کہ بھارتی حکومت کے اس غاصبانہ قدم کا بنیادی مقصد جموں و کشمیر کی تاریخی اور بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ خصوصیت کو سلب کرنا تھا۔ بھارت اس جغرافیائی اور سیاسی ترمیم کے ذریعے مقبوضہ وادی میں آبادیاتی (Demographic) تناسب کو تبدیل کر کے کشمیریوں کو ان کی اپنی ہی زمین پر اقلیت میں بدلنے کی مذموم کوشش کر رہا ہے، جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (UNSC) کی قراردادوں کی سنگین خلاف ورزی ہے؟ مقررین نے واضح کیا کہ بھارت کے ان مظالم سے کشمیریوں کی جذبہ حریت کو دبایا نہیں جاسکتا۔ پاکستان کا بچہ بچہ اپنے مظلوم کشمیری بھائیوں کے ساتھ کھڑا ہے اور ان کی اخلاقی، سیاسی و سفارتی حمایت کا سلسلہ اس وقت تک بلاتعطل جاری رہے گا جب تک اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق کشمیری اپنا بنیادی حق خودارادیت حاصل نہیں کر لیتے؟ سیمینار کے اختتام پر مقبوضہ کشمیر کے نہتے اور مظلوم عوام سے کامل یکجہتی کا اعادہ کیا گیا۔ تقریب کے آخر میں شہدائے کشمیر کے درجات کی بلندی، وادی کشمیر کی جلد آزادی، معرکہ حق میں جانیں قربان کرنے والے تمام شہداء اور بالخصوص پاکستان کی سلامتی، استحکام اور خوشحالی کے لیے رقت آمیز دعائے خیر کی گئی۔

بقیہ 35

خودارادیت کے حصول کے لیے بے مثال قربانیاں دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ظلم، جبر، محاصرے، جبری گمشدگیوں، ماورائے عدالت قتل، سیاسی کارکنوں کی گرفتاریوں اور اظہار رائے پر پابندیوں کے باوجود کشمیری عوام کے حوصلے پست نہیں ہوئے۔ ڈپٹی چیئرمین سینیٹ نے کہا کہ بھارت کی جانب سے جموں و کشمیر میں آبادی کے تناسب میں تبدیلی، غیر کشمیری افراد کو ڈومیسائل اور زمینوں کی منتقلی جیسے اقدامات نہ صرف غیر قانونی ہیں بلکہ چوتھے جنیوا کنونشن اور بین الاقوامی انسانی قوانین کی بھی خلاف ورزی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے ہتھکنڈے کشمیری عوام کی شناخت، ثقافت اور تاریخی تشخص کو ختم نہیں کر سکتے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان ہر بین الاقوامی فورم پر کشمیری عوام کی جائز جدوجہد کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت جاری رکھے گا اور مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے لیے اپنی آواز بلند کرتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ خطے میں پائیدار امن اور استحکام کا انحصار مسئلہ کشمیر کے ایسے حل پر ہے جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق ہو۔ ڈپٹی چیئرمین سینیٹ نے اقوام متحدہ، اسلامی تعاون تنظیم)او آئی سی(، بین الاقوامی انسانی حقوق کے اداروں اور عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کی سنگین پامالیوں کا فوری نوٹس لیں، بھارت کو اس کے بین الاقوامی وعدوں کا پابند بنائیں اور کشمیری عوام کو ان کا بنیادی اور مسلمہ حق خودارادیت دلانے کے لیے موثر اقدامات کریں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور اس کی پارلیمان کشمیری عوام کے ساتھ کل بھی کھڑی تھی، آج بھی کھڑی ہے اور ان کے حق آزادی و خودارادیت کے حصول تک ہر سطح پر اپنی بھرپور حمایت جاری رکھے گی۔

بقیہ 36

سے اظہار یکجہتی کے بینرز اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے، جن پر "کشمیر بنے گا پاکستان"، "ہم کشمیری عوام کے ساتھ ہیں"، "حق خودارادیت کشمیریوں کا بنیادی حق ہے" اور بھارتی مظالم کے خلاف مختلف نعرے درج تھے۔ ریلی کے دوران شرکا نے پرامن انداز میں کشمیری عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا اس موقع پر ڈپٹی کمشنر کچھی ممتاز کھیتران نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 5 اگست 2019 جنوبی ایشیا کی تاریخ کا ایک افسوسناک دن ہے، جب بھارت نے مقبوضہ جموں و کشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت کو یکطرفہ طور پر ختم کر کے بین الاقوامی قوانین اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کی خلاف ورزی کی۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام کئی دہائیوں سے اپنے بنیادی حق، یعنی حق خودارادیت کے حصول کے لیے بے مثال قربانیاں دے رہے ہیں، اور پاکستان کی حکومت اور عوام ہمیشہ ان کے ساتھ کھڑے ہیں انہوں نے کہا کہ یوم استحصال کشمیر منانے کا مقصد عالمی برادری کی توجہ مقبوضہ کشمیر میں جاری انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں، ظلم و جبر اور کشمیری عوام کی مشکلات کی جانب مبذول کرانا ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان کشمیری عوام کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت ہر سطح پر جاری رکھے گا اور ان کی جائز جدوجہد کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا ریلی کے شرکا نے اس عزم کا اظہار کیا کہ پاکستانی قوم اپنے کشمیری بھائیوں کی قربانیوں کو سلام پیش کرتی ہے اور ان کے حق خودارادیت کی مکمل حمایت جاری رکھے گی۔ ریلی کے اختتام پر پاکستان کی سلامتی، خوشحالی، قومی یکجہتی، افواج پاکستان کی کامیابی اور مقبوضہ کشمیر کی جلد آزادی کے لیے خصوصی دعا بھی کی گئی تقریب کے اختتام پر ڈپٹی کمشنر کچھی ممتاز کھیتران نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ایسے قومی دن ہمیں اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کے عزم کو مزید مضبوط بنانے کا موقع فراہم کرتے ہیں اور پوری قوم کشمیر کاز پر متحد ہے۔

بقیہ 37

اور اتوار کو چلائی جائیں گی۔ اس نئی سروس کے ذریعے تاشقند اور کراچی کے درمیان براہ راست فضائی رابطہ مزید مضبوط ہوگا۔ ذرائع نے بتایا کہ سینٹرم ایئر کا آغاز 18 جنوری 2023 کو تاشقند میں قائم ہیڈکوارٹر سے کیا گیا تھا۔ ایئرلائن نے ساڑھے 3 برس کے عرصے میں اپنی آپریشنل سرگرمیوں کو وسعت دی ہے۔ سینٹرم ایئر اس وقت 16 ایئربس طیاروں کے ذریعے 18 ممالک کے 56 مقامات کے لیے پروازیں آپریٹ کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کمپنی اپنے بین الاقوامی نیٹ ورک میں مسلسل اضافہ کر رہی ہے۔ سینٹرم ایئر 21 اپریل 2026 سے تاشقند اور لاہور کے درمیان بھی براہ راست پروازیں چلا رہی ہے۔ اب کراچی کے لیے نئی سروس کے آغاز سے پاکستان اور ازبکستان کے درمیان فضائی رابطوں میں مزید توسیع ہوگی۔

بقیہ 38

چمن حبیب احمد ہنگلزئی اور دیگر نے کہا کہ 5 اگست 2019 کا دن تاریخ کا سیاہ باب ہے جب بھارت نے غیر قانونی طور پر مقبوضہ کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کر کے کشمیری عوام کے بنیادی حقوق پامال کیے، پاکستانی قوم کشمیری بھائیوں کی جدوجہد آزادی میں ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور ہر سطح پر ان کی اخلاقی، سفارتی اور سیاسی حمایت جاری رکھے گی، کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور کشمیری عوام کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی بھارتی افواج کی جانب سے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں عالمی ضمیر کے لیے ایک سوالیہ نشان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام کو ان کے ہی وطن میں بے اختیار بنانے کی کوشش کی جارہی ہے یہ اقدام اقوام متحدہ کی قراردادوں اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے جموں و کشمیر میں جاری بلاجواز گرفتاریوں دھمکیوں اور محاصروں کا جموں و کشمیر کے عوام شکار ہیں بھارت نے مقامی میڈیا کو خاموش اور عوام کو اظہار آزادی اظہار سے محروم کیا کشمیر عوام کو اپنے ناقابل تنسیخ قدرتی خودارادیت کے استعمال سے روکا گیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی عوام کشمیری عوام سے یکجہتی کا اظہار کرتی ہے اور پانچ اگست 2019 کے غیر قانونی بھارتی اقدام کی شدید مذمت کرتی ہے جس سے خطے میں امن کو سبوتاژ کرنے کی بھارتی سازش دنیا کے سامنے آشکار ہوئی۔

بقیہ 39

حق خودارادیت کی طویل جدوجہد میں اپنے کشمیری بہن بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور ہمیشہ ان کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت جاری رکھے گی۔ مریم نواز شریف نے اقوام متحدہ، انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں اور بین الاقوامی برادری سے مطالبہ کیا کہ مقبوضہ جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کی مبینہ سنگین خلاف ورزیوں کا فوری نوٹس لیا جائے اور کشمیری عوام کو ان کے بنیادی حقوق کی فراہمی کے لیے مؤثر کردار ادا کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا کہ قائد محمد نواز شریف نے ہمیشہ مسئلہ کشمیر پر دوٹوک اور اصولی مؤقف اختیار کیا جبکہ پاکستان کشمیری عوام کے جائز حق خودارادیت کی حمایت اپنے قومی مؤقف کے مطابق جاری رکھے گا۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستانی عوام کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان کی منصفانہ جدوجہد کی ہر سطح پر حمایت کرتے رہیں گے۔

بقیہ 40

اسحاق ڈار فلسطین کی صورتِ حال اور باہمی تعلقات پر مختلف وزرائے خارجہ سے ملاقاتیں کریں گے۔

بقیہ 41

ہے۔ رپورٹ کے مطابق حکام کا کہنا ہے کہ اموات میں مزید اضافے کا خدشہ ہے کیونکہ غیر سرکاری اندازوں کے مطابق 17 ہزار سے 29 ہزار 500 افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔ جارج روڈ ریگیز نے بتایا کہ امدادی اور صفائی کی کارروائیاں جاری ہیں اور اب تک تقریبا 3 لاکھ 50 ہزار ٹن ملبہ ہٹایا جا چکا ہے، جو اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (یو این ڈی پی) کے مطابق مجموعی طور پر اندازا 21 لاکھ ٹن ملبے کا تقریبا 16.5 فیصد بنتا ہے۔ یاد رہے کہ 24 جون کو آنے والے 7.2 اور 7.5 شدت کے دو زلزلوں نے ملک بھر میں بڑے پیمانے پر تباہی مچائی اور قومی ہنگامی صورتحال پیدا کر دی۔

بقیہ 42

کہ افغان طالبان رجیم کی ناقص پالیسیوں کے باعث مہنگائی اور بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے، تاہم افغان طالبان کے خلاف ہمیں خود اٹھنا ہوگا، ہمیں بچانے کیلئے کوئی اور نہیں آئے گا، وقت آگیا ہے کہ افغانستان کو طالبان سے آزاد کرایا جائے اور ان کا خاتمہ کیا جائے۔ دوسری جانب جلال آباد کے شہری نے بھی افغان طالبان کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ جلال آباد جو ماضی میں انگوروں اور زرعی پیداوار کی وجہ سے مشہور تھا، اب ظلم اور جبر کا گڑھ بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جلال آباد کے شہری طالبان کے ظلم کا شکار ہیں، جبکہ ملا ہیبت اللہ کو اس کی خبر تک نہیں، طالبان اپنے نظریات کے برعکس یہود و ہنود کے فادات کا تحفظ کر رہے ہیں، افغان طالبان کے خلاف مسلح مزاحمت اور عوامی ردعمل نے ظاہر کر دیا ہے کہ شدت پسند رجیم کو وسیع پیمانے پر مخالفت کا سامنا ہے۔

بقیہ 43

کے مظالم، سخت لاک ڈاؤنز اور جغرافیائی تبدیلیوں کے باوجود کشمیریوں کا جذبہ حریت قائم ہے۔ وفاقی وزیر عبدالعلیم خان نے واضح کیا کہ کشمیری بہن بھائی اس جدوجہد میں تنہا نہیں، پاکستان کی غیور قوم اور ریاست ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ حق ملنے تک کشمیریوں کی اخلاقی، سیاسی اور سفارتی حمایت پوری قوت سے جاری رہے گی۔

بقیہ 44

ابلال یونٹ میاں غنڈی، خالد بن ولید یونٹ کلی نورالدین میاں غنڈی، فاروق یونٹ کلی احمد خانزئی کشمیر آباد، ابوبکر صدیق یونٹ کلی ہنگلزئی، مفتی محمود یونٹ ہزار گنجی، کلی عمر خان طور خان یونٹ، کلی کوتوال یونٹ، ابوبکر صدیق یونٹ ہزار گنجی، ڈاکٹر خالد سومرو شہید یونٹ اختر آباد ہزار گنجی، نجم المدارس یونٹ ہزار گنجی، لہڑی آباد یونٹ ہزار گنجی، ایمل کاسی شہید یونٹ کلی ابراہیم زئی، کلی خیزی یونٹ، مفتی زرولی خان یونٹ بھوسہ منڈی اور شاہ اسماعیل شہید یونٹ بھوسہ منڈی کے تنظیمی اجلاس منعقد ہوئے۔ اجلاسوں میں جمعیت علما اسلام ضلع کوئٹہ کے سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، مولانا محب اللہ، حاجی بشیر احمد کاکڑ، مولانا محمد ایوب، حافظ رشید احمد، مولانا عبدالبصیر، حافظ مسعود احمد، مولانا محمد شعیب جدون، حاجی ولی محمد بڑیچ، مفتی محمد عارف شمشیر، سیٹھ اجمل بازئی، مولانا سید سعد اللہ آغا، حاجی ظفر اللہ کاکڑ، حاجی عطا محمد شمشوزئی اور اختر جان مری نے شرکت کی۔ مقررین نے تنظیمی استحکام، کارکنوں کی فعالیت، رکن سازی، عوامی رابطہ مہم اور جماعتی پیغام کو گھر گھر پہنچانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ جمعیت علمائے اسلام ملک میں آئین کی بالادستی، جمہوریت کے استحکام، عوام کے حقوق کے تحفظ اور مسئلہ کشمیر پر دوٹوک قومی مقف کے لیے اپنی جدوجہد بھرپور انداز میں جاری رکھے گی۔ اجلاسوں میں یونٹوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا، تنظیمی امور پر مشاورت کی گئی اور آئندہ کے لائحہ عمل کے حوالے سے اہم فیصلے بھی کیے گئے۔

بقیہ 45

راختتام پذیر ہوئی۔ شرکا نے ہاتھوں میں پاکستان کے سبز ہلالی پرچم اور کشمیر کے جھنڈے اٹھا رکھے تھے جبکہ "کشمیر بنے گا پاکستان"، "ہم کشمیری عوام کے ساتھ ہیں "اور بھارت کے غیر قانونی اقدامات کے خلاف فلک شگاف نعرے بھی لگائے گئے ریلی میں اسسٹنٹ کمشنر منصور علی شاہی، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر عبدالستار لانگو، اسسٹنٹ ای ٹی او چوہدری وسیم احمد، انسپکٹر ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس عبدالرحمٰن جتوئی، پی پی آئی انچارج سعید احمد بگٹی، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر عبدالقادر ہارون سمیت دیگر ضلعی افسران، مختلف سرکاری محکموں کے اہلکار، شہریوں اور اقلیتی برادری کے نمائندوں نے شرکت کی۔ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر سبی میجر) ر (الیاس کبزئی نے کہا کہ 5 اگست 2019 کو بھارت کی جانب سے مقبوضہ جموں و کشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت ختم کرنا اقوام متحدہ کی قراردادوں اور بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کشمیری عوام کے حق خودارادیت کی بھرپور حمایت جاری رکھے گا اور کشمیریوں کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت سے کبھی دستبردار نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یوم استحصال کشمیر منانے کا مقصد دنیا کو یہ باور کرانا ہے کہ کشمیری عوام گزشتہ کئی دہائیوں سے اپنے بنیادی حقوق اور آزادی کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ عالمی برادری کو چاہیے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا نوٹس لے اور کشمیری عوام کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حق خودارادیت دلانے میں اپنا کردار ادا کرے ریلی کے اختتام پر پاکستان کی سلامتی، استحکام اور مقبوضہ کشمیر کے عوام کی آزادی کے لیے خصوصی دعا بھی کی گئی، جبکہ شرکا نے اس عزم کا اظہار کیا کہ پاکستانی قوم ہر مشکل گھڑی میں اپنے کشمیری بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑی رہے گی۔

بقیہ 46

19 کو بھارتی حکومت کے ان یکطرفہ اور غیر قانونی اقدامات کے خلاف احتجاج ریکارڈ کرایا جاسکے، جن کے تحت آئین کی دفعات 370 اور 35-A کو ختم کر کے مقبوضہ وادی کی خصوصی آئینی حیثیت سلب کرنے اور اس پر غاصبانہ قبضہ جمانے کی کوشش کی گئی تھی۔ چیئرمین نیب کی ہدایت پر منعقدہ اس تقریب کی صدارت ڈائریکٹر جنرل نیب بلوچستان، جناب نیاز حسن نے کی، جبکہ تقریب میں تمام افسران اور عملے نے شرکت کی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز صبح 9 بجے کشمیری شہداء اور عوام کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ایک منٹ کی خاموشی سے ہوا۔ اس موقع پر شرکاء نے اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہر قدم پر شانہ بشانہ کھڑے رہنے کے عزم کا اعادہ کیا اور آزادیِ کشمیر تک ان کی حق خود ارادیت کی حمایت جاری رکھنے کے عزم کو دہرایا۔

بقیہ 47

قائم کر دیا گیا ہے۔ اس اقدام کا بنیادی مقصد صوبے میں سماجی بہبود اور آبادی کی فلاح و بہبود کے منصوبوں کو مزید مؤثر، فعال اور بہتر انداز میں ہم آہنگ کر کے انتظامی امور کو شفاف بنانا ہے۔

بقیہ 48

ماہرین، صنعت کار، کاروباری شخصیات، تعلیمی اداروں کے نمائندے اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھی شرکت کی۔

بقیہ 49

بجائے گئے اور ٹریفک بھی ایک منٹ کیلئے روک دی گئی۔ اسلام آباد میں ریلی کی قیادت وفاقی وزیر امور کشمیر امیر مقام نے کی۔ ریلی کے شرکا نے کشمیر کی آزادی کے حق میں نعرے لگائے۔ ریلی میں وفاقی وزرا، مشیروں اور ارکان پارلیمنٹ کے علاوہ لوگوں کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ شرکا نے پاکستان و کشمیر کے جھنڈے اور بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر کشمیر کی آزادی کے حق میں اور بھارتی مظالم کیخلاف نعرے درج تھے۔ احتجاجی ریلی کے شرکا سے وفاقی وزیر برائے امور کشمیر امیر مقام نے خطاب میں کہا کہ پاکستان ہر سال 5 اگست کو کشمیری عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی اور بھارت کے اقدامات کی مذمت کے لیے سڑکوں پر نکلتا ہے۔ وفاقی وزیر امیر مقام نے الزام عائد کیا کہ بھارت باہر سے لوگوں کو لاکر مقبوضہ کشمیر میں بسا رہا ہے۔

اسی طرح صوبائی دارالحکومتوں، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان سمیت مختلف شہروں میں ریلیاں، واکس، سیمینارز، کانفرنسز، دعائیہ تقریبات اور تصویری نمائشیں منعقد ہوئیں۔ کشمیریوں سے یکجہتی کیلئے احتجاجی مارچوں میں شرکا نے بھارتی اقدام کی سخت مذمت کرتے ہوئے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیری عوام کو حق خودارادیت دینے کا مطالبہ کیا اور عالمی دنیا کی توجہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کی جانب مبذول کرائی گئی۔ ادھر پشاور میں یوم استحصال کشمیر کے موقع پر گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی کی قیادت میں ریلی نکالی گئی۔ ریلی سول سیکرٹیریٹ سے گورنر ہاؤس تک گئی، جس میں سول سیکرٹیریٹ کے ملازمین اور مختلف شعبوں سے وابستہ افراد نے شرکت کی۔ شرکا نے کشمیری عوام سے اظہار یکجہتی کیلئے ایک منٹ کی خاموشی بھی اختیار کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی نے کہا کہ آج پورا پاکستان اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ یوم استحصال کشمیر منارہا ہے، دنیا بھر کے مسلمان کشمیری عوام کی آزادی اور ان کے حق خودارادیت کی حمایت کیلئے متحد ہیں۔ فیصل کریم کنڈی کا کہنا تھا کہ پاکستان ایک امن پسند ملک ہے اور حالیہ علاقائی صورتحال میں بھی اس نے امن کے فروغ کے لیے اپنا مثبت کردار ادا کیا، پاکستان کا ہر شہری اپنے کشمیری بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑا ہے اور جب بھی امن اور قومی مفاد کی بات آتی ہے تو پوری قوم اور تمام سیاسی جماعتیں یکجا ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان کشمیری عوام کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت جاری رکھے گا۔ فیصل کریم کنڈی نے کہا کہ وہ دن دور نہیں جب کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق اپنے مستقبل کا فیصلہ کرے گا، پاکستان اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ کھڑا ہے اور ان کیلئے ہر ممکن اقدام کرے گا۔ کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیلئے ملک بھر میں عوام کا جذبہ قابل دید رہا۔ پوری قوم نے دنیا کو بتا دیا ہے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ مضمون نویسی اور تقریری مقابلوں کے ذریعے کشمیریوں کی جدوجہد کو اجاگر کیا گیا۔ سرکاری عمارتوں پر قومی اور کشمیری پرچم لہرائے گئے۔ اخبارات میں خصوصی ضمیمے شائع کیے گئے اور الیکٹرانک میڈیا پر خصوصی پروگرام نشر ہوئے۔ اس کے علاوہ بیرون ملک پاکستانی سفارت خانے بھی خصوصی تقریبات کا انعقاد کیا اور عالمی برادری کی توجہ مقبوضہ کشمیر کی صورتحال کی جانب مبذول کرائی گئی۔ دوسری جانب مقبوضہ کشمیر میں بھی یوم استحصال کشمیر بھرپور انداز میں منایا گیا۔ اس موقع پر احتجاجی مظاہرے کئے گئے اور شہدائے کشمیر کی عظیم قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اس موقع پر بھارت کے 5 اگست 2019 کے یکطرفہ غیر قانونی اقدام کی مذمت کرتے ہوئے عالمی برادری سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بھارت پر دباؤ ڈالے کہ کشمیریوں کے حق خودارادیت کے حق کو تسلیم کرے اور غیر قانونی اقدامات کو واپس لے۔ وادی بھر میں مکمل ہڑتال رہی جس سے کاروبار زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا۔ ریاستی حکومت کی جانب سے سیکیورٹی کے سخت ترین انتظامات کئے گئے تھے، بھارتی فورسز کی جانب بھاری نفری تعینات کی گئی تھی اور وادی کو سیکورٹی قلعہ میں تبدیل کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ 5 اگست 2019 کو بھارتی حکومت نے اپنے آئین کے آرٹیکل 370 اور 35-اے (Article 370 and 35A) کو منسوخ کر کے مقبوضہ جموں و کشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت کو ختم کر دیا تھا۔ بھارت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر کی قانونی حیثیت کو یکطرفہ تبدیل کرنے کے غیر قانونی عمل کو 7 برس مکمل ہو گئے۔ پانچ اگست پاکستان اور دنیا بھر میں کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے طور پر یوم استحصال کشمیر منایا جاتا ہے، یہ دن 2019 میں بھارت کی جانب سے مقبوضہ جموں و کشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت ختم کرنے کے فیصلے کی یاد دلاتا ہے۔ آرٹیکل 370 کے تحت مقبوضہ کشمیر کو اپنا آئین، الگ جھنڈا اور داخلی معاملات میں خصوصی اختیارات حاصل تھے جبکہ آرٹیکل 35-اے مقامی آبادی کو خصوصی حقوق فراہم کرتا تھا۔ فیصلے کیخلاف ہونے والے عوامی احتجاج کو کچلنے کیلئے پانچ اگست 2019 کے فیصلے کے فوراً بعد مقبوضہ وادی میں کرفیو نافذ کر کے کشمیریوں پر مظالم بڑھا دیے گئے، مواصلاتی نظام معطل اور ہزاروں اضافی فوجی تعینات کیے گئے، متعدد کشمیری سیاسی رہنماؤں کو بھی حراست میں لے لیا گیا۔ پاکستان نے بھارتی اقدام کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے احتجاجاً سفارتی تعلقات محدود کر دیے اور تمام عالمی فورمز پر مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرنے کے اقدامات اٹھائے، پاکستان کشمیری عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کیلئے ہر سال پانچ اگست کو یوم استحصال کشمیر مناتا ہے۔ انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیشن کی رپورٹ کے مطابق مقبوضہ جموں و کشمیر میں

Promoting Literacy in the Digital Era

تعلیم اور ہنر سے روشن ہوگا ہر بچے کا کل

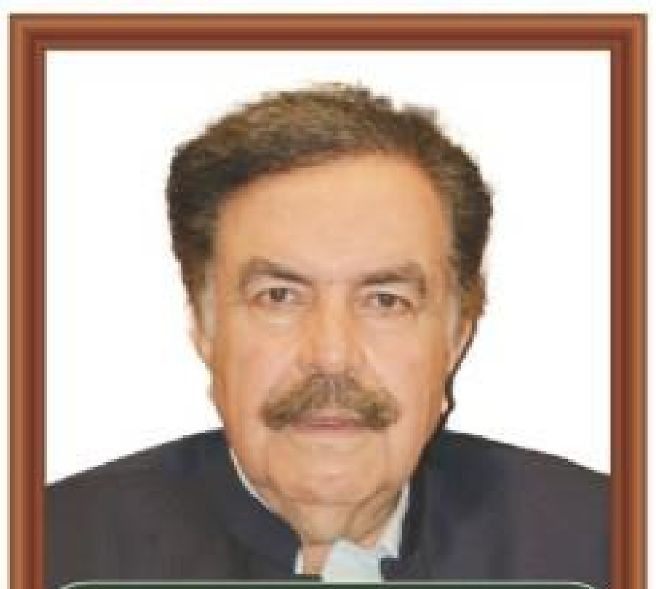

جعفر خان مندوخیل

گورنر بلوچستان

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے خواندگی کے عالمی دن پر اپنے پیغام میں کہا کہ یہ دن ہمیں اس عزم اور احساس کی تجدید کا موقع فراہم کرتا ہے کہ تعلیم ہی ایک روشن، بااختیار اور پائیدار مستقبل کی بنیاد ہے۔ ترقی یافتہ اور تعلیم یافتہ بلوچستان کا خواب ہماری اجتماعی کوششوں سے حقیقت بن سکتا ہے۔ اس مقصد کیلئے حکومت، تعلیمی اداروں، اساتذہ، والدین، سول سوسائٹی اور معاشرے کے ہر فرد کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ تاہم آج خواندگی کا تصور صرف پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت تک محدود نہیں رہا۔ آرٹیفیشل انٹیلیجنس، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور روبوٹکس کے دور میں خواندگی کا پیمانہ بھی تبدیل ہو چکا ہے۔ پل پل بدلتی دنیا میں ڈیجیٹل لٹریسی ہی کسی فرد کو جدید دنیا سے باخبر، باصلاحیت اور موثر طور پر منسلک رکھنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کو صرف روایتی تعلیم نہیں بلکہ ڈیجیٹل مہارتوں، سائنسی سوچ، تحقیق، تخلیقی صلاحیت اور مسئلہ حل کرنے کی قابلیت سے بھی آراستہ کرنا ہوگا۔

ایک جامع، یکساں اور مستقبل شناس قومی تعلیمی پالیسی وقت کی اہم ضرورت ہے جو جذبات کے بجائے سائنسی حقائق اور زندہ انسانوں کی ضروریات کی بنیاد پر تشکیل دی جائے۔ ایسی پالیسی ہی پاکستان، بالخصوص بلوچستان کے نوجوانوں کو بدلتی ہوئی عالمی معیشت اور ٹیکنالوجی کے تقاضوں سے ہم آہنگ کر سکتی ہے۔ بلوچستان میں غربت اور بے روزگاری آج بھی تعلیم کے حصول کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔ ہمارے بہت سے ذہین اور تحقیق و تجسس سے معمور طلبہ اپنی تعلیمی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے بجائے معاشی مجبوریوں کے باعث محنت و مشقت کرنے پر مجبور ہیں۔ خواندگی محض اعداد و شمار کا نام نہیں؛ یہ انسان کو اپنے حقوق، صلاحیتوں اور امکانات سے آگاہ کرنے کا ذریعہ ہے۔ پڑھے لکھے اور باصلاحیت بلوچستان کا خواب صرف حکومت کی کوششوں سے مکمل نہیں ہو سکتا۔ بین الاقوامی اداروں، تعلیمی تنظیموں، نجی شعبے اور سماجی اداروں کی مدد و معاونت بھی ناگزیر ہے۔

میر سرفراز بگٹی

وزیراعلیٰ بلوچستان

بین الاقوامی یوم خواندگی اس عزم کی تجدید کا دن ہے کہ تعلیم اور خواندگی ہر فرد کا بنیادی حق ہے اور کسی بھی معاشرے کی پائیدار ترقی کا راستہ تعلیم ہی سے ہو کر گزرتا ہے۔ بلوچستان جیسے وسیع و عریض صوبے میں تعلیم کے فروغ کو محض ایک شعبہ نہیں بلکہ مستقبل کی نسلوں کی تعمیر کا بنیادی ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں معیاری، مساوی اور قابل رسائی تعلیم کی فراہمی شامل ہے۔

ہمارا مقصد صرف اسکولوں کی عمارتیں آباد کرنا نہیں بلکہ ان اداروں میں معیاری تدریس، حاضری، نظم و ضبط اور تعلیمی ماحول کو یقینی بنانا ہے تاکہ بلوچستان کا کوئی بچہ محض سہولیات کی عدم دستیابی کے باعث تعلیم سے محروم نہ رہے۔

ہمارا واضح مؤقف ہے کہ کلاس روم میں موجود استاد ہی تعلیمی نظام کی اصل بنیاد ہے، اس لیے اس شعبے میں سفارش، اقربا پروری اور غیر ضروری مداخلت کی کوئی گنجائش نہیں۔ باصلاحیت اور اہل نوجوانوں کو میرٹ پر مواقع فراہم کر کے ہم تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔

ہمارا مقصد بلوچستان کے ہر ضلع سے مستقبل کے ڈاکٹرز، انجینئرز، سائنسدان، اساتذہ، محققین اور دیگر شعبوں کے ماہرین پیدا کرنا ہے۔

ہم نے تعلیمی مواقع کو معاشرے کے ہر طبقے تک پہنچانے کے لیے اقلیتوں اور ٹرانس جینڈر کمیونٹی کے لیے خصوصی اسکالرشپس پروگرام بھی شروع کیا ہے۔ ایک مہذب اور ترقی یافتہ معاشرے کی پہچان یہی ہے کہ وہاں تعلیم کے مواقع ہر شہری کے لیے مساوی ہوں اور کسی کو اس کی شناخت، پس منظر یا معاشی حیثیت کی بنیاد پر پیچھے نہ چھوڑا جائے۔

بین الاقوامی یوم خواندگی کے موقع پر میں والدین، اساتذہ، تعلیمی ماہرین، سول سوسائٹی اور خصوصاً نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ تعلیم کے فروغ میں حکومت کا ساتھ دیں۔

ہماری منزل صرف شرح خواندگی میں اضافہ نہیں بلکہ ایسا بلوچستان تشکیل دینا ہے جہاں ہر بچہ اسکول جائے، ہر نوجوان اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے اور علم و ہنر کو اپنی ترقی کا ذریعہ بنائے۔

حکومت بلوچستان تعلیم کے شعبے میں اصلاحات کا یہ سفر جاری رکھے گی۔ ہمارا عزم واضح ہے: ہر بچے کے لیے تعلیم، ہر باصلاحیت طالب علم کے لیے موقع اور بلوچستان کے روشن مستقبل کے لیے معیاری تعلیمی نظام۔

حاجی ولی محمد نورزئی

پارلیمانی سیکریٹری سماجی بہبود بلوچستان

ہر سال 8 ستمبر دنیا بھر میں "خواندگی کا عالمی دن" کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس کا مقصد دنیا بھر میں خواندگی کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ اور ناخواندگی کے خاتمے کے لئے اقدامات کو فروغ دینا ہے۔ مزید یہ کہ مضبوط، مستحکم، خوشحال اور ترقی کی ضامن ملک و قوم کی پہچان ہے کہ وہاں کے افراد تعلیم یافتہ ہوں اور وہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں مجھے یہ جان کر بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ محکمہ نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم بلوچستان پوری طرح صوبہ بلوچستان میں "یوم خواندگی" منا رہا ہے نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم محکمہ سماجی بہبود حکومت بلوچستان صوبے میں خواندگی اور بنیادی تعلیم کو فروغ دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ کسی قوم کے مستقبل اور ترقی کا انحصار وہاں کے افراد کی تعلیم پر منحصر ہے حصول علم بلاشبہ ایک جہاد کے برابر ہے، جس کے ذریعے ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا کی طرح پاکستان کے تمام صوبوں میں بھی عالمی یوم خواندگی "منایا جا رہا ہے انشاءاللہ صوبہ بلوچستان ناخواندگی کے خاتمے تک ہم اپنی اجتماعی ذمہ داریاں پوری کرتے رہیں گے اور خواندگی و غیر رسمی تعلیم کے فروغ میں بھرپور تعاون جاری رہے گا۔

دین اسلام میں حکم ہے کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے یونیسکو نے خواندگی کو دنیا بھر کے انسانوں کے لیے ضروری قرار دیا ہے اس لیے اس سال کا تعلیم خواندگی کے لیے تھیم "Literacy for People, the Planet & Procperity" ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل (B-37) اور (A-25) کے تحت ہر شہری کو مفت اور لازمی بنیادی تعلیم فراہم کرنے کی ذمہ داری ریاست اور حکومت کی ہے۔ جبکہ آئین کی اٹھارویں ترمیم کے بعد یہ ذمہ داری صوبائی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔

نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم محکمہ سماجی بہبود حکومت بلوچستان کے اشتراک سے صوبہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں کے عوام کیلئے شرح خواندگی بڑھانے میں مصروف عمل ہے اس ضمن میں ناخواندہ افراد اور سکول نہ جانے والے بچوں کے لیے قومی نصاب کی مدد سے کریکولم تیار کیا جاچکا ہے اس کے علاوہ غیر رسمی تعلیمی پالیسی اور غیر رسمی تعلیمی مراکز اور خواندگی سینٹرز کی معلومات کا نظام بھی جائیکا (JICA) کے تعاون سے قائم کیا جاچکا ہے۔ میں بلوچستان کی جانب سے جائیکا کے اس انسان دوست عمل پر تہہ دل سے مشکور و ممنون ہوں اور ان انسان دوستی کا معترف ہوں اور دعا گو ہوں کہ میرے صوبے کا ہر بچہ، نوجوان، بوڑھا، مرد و خواتین تعلیم حاصل کر کے اور ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرے۔

الحمداللہ

صوبائی حکومت نے گذشتہ دس برسوں میں مجموعی طور پر تعلیم، خواندگی اور دیگر سماجی خدمات کے فروغ کے لیے صوبائی بجٹ کا زیادہ حصہ بلوچستان کے عوام پر خرچ کیا ہے میں عالمی یوم خواندگی کے موقع پر ڈائریکٹریٹ آف لٹریسی اینڈ نان فارمل ایجوکیشن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جو اپنے فرائض احسن انداز سے پورے کر رہا ہے۔ میری تمام ناخواندہ افراد سے گزارش ہے کہ وہ اس ادارے کی خدمات سے استفادہ حاصل کریں اور میں کم از کم پڑھنے لکھنے کی صلاحیت پیدا کریں۔ تاکہ بلوچستان میں تعمیر و ترقی کا عمل زیادہ تیز رفتار ہو۔

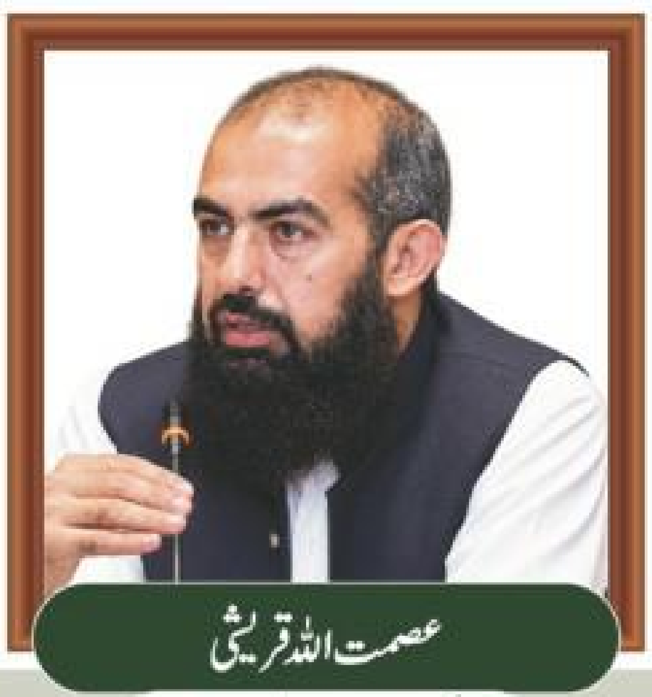

عصمت اللہ قریشی

سیکریٹری سماجی بہبود بلوچستان

2026 میں خواندگی کا عالمی دن اپنی 60 ویں سالگرہ منا رہا ہے۔ اس دن کا اصل مقصد افراد، برادریوں اور معاشروں کو بااختیار بنانے کے لیے ہتھیار کے طور پر خواندگی فروغ دینا ہے۔ پاکستان میں لازمی بنیادی تعلیم قانونی طور پر ہر بچے کا حق ہے۔ اور ہم نے دیکھنا ہے کہ کیا یہ حق ہر بچے کو مل رہا ہے؟ خصوصاً صوبہ بلوچستان جو کہ رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے جہاں دور دراز علاقوں تک پہنچنا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اس کام کے لیے غیر سرکاری تنظیمیں شرح خواندگی میں اضافے کے لیے کام کر رہی ہیں تو مجھے یہ بتاتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم بلوچستان، محکمہ تعلیم بلوچستان کے بعد تعلیم کی روشنی پھیلانے میں مختلف غیر سرکاری تنظیمیں بھرپور انداز میں پیش پیش ہیں۔ اور آج پوری دنیا کے ساتھ مل کر خواندگی کا عالمی دن منانے جا رہے ہیں۔ تعلیم کی بڑھوتری کے لیے نظامت خواندگی و غیرہ رسمی تعلیم بلوچستان کے زیر انتظام اس وقت 630 غیر رسمی تعلیمی مراکز کھول رکھے ہیں جہاں اس وقت 13,273 طلباء و طالبات اپنے علم کی پیاس بجھانے آتے ہیں اسکے علاوہ نجی تنظیموں کے تعاون سے جو غیر رسمی تعلیمی مراکز قائم ہیں جو ڈائریکٹوریٹ کی زیر نگرانی ہے ان طلبہ کے لیے ہر سینٹر کے لئے ٹیوٹرز تعینات کیے ہوئے ہیں۔ ان مراکز میں آنے والے ہر طالب علم کو لکھنے پڑھنے کا تمام میٹریل مفت فراہم کیا جاتا ہے، نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم بلوچستان نے JICA کے تعاون سے محکمہ تعلیم کے ماہرین کی نگرانی میں نہ صرف نصاب تیار کیا بلکہ درسی کتب بھی تیار کرلی ہیں۔ جنکی بدولت پیکج اے، بی اور سی کے طالب علم پہلی جماعت سے پانچویں جماعت کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پیکج ڈی اور ای بھی تیار کرلیا گیا ہے۔ اور پیکج ڈی اور ای میں چھٹی جماعت تا آٹھویں جماعت تک کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ پیکج ڈی اور ای کے ساتھ ساتھ بی ٹیوٹا کے ساتھ مل کر اسکو کا پروگرام بھی مکمل کرلیا گیا ہے۔

محترمہ جانانہ کاکڑ

ڈائریکٹر نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم بلوچستان

بلوچستان پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہونے کے باوجود تعلیم کے شعبے میں شدید پسماندگی کا شکار ہے۔ اس وقت لاکھوں بچے رسمی تعلیمی نظام سے باہر ہے۔ پاکستان کے ساتویں مردم شماری 2023 کے مطابق اس وقت پاکستان میں تقریباً 25373350 بچے تعلیم سے محروم ہیں۔ جبکہ بلوچستان میں 2941690 بچے اسکولوں سے باہر ہیں۔ کسی بھی ملک کی ترقی میں کردار ادا کرنے والے عوامل میں سب سے اہم کسی فرد و انسان کی ترقی ہے اور خواندگی افراد کو ان کی ذاتی ترقی کے ہر ایک پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے جس کے بعد ملک و قوم کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالنے کے قابل ہوتے ہیں۔ بلوچستان کو پاکستان کا سب سے زیادہ سماجی طور پر پسماندہ صوبہ قرار دیا جاتا ہے۔ جہاں تعلیم کے بنیادی ڈھانچے میں گہرے خلا موجود ہیں اس وقت صوبے کے دیہی علاقوں میں خواتین کے خواندگی کی شرح صرف 31% فیصد ہے۔ جو صورتحال کی سنگینی کو واضح کرتی ہے۔ اس مضمون میں ہم بلوچستان میں اطفال خارج از تعلیم کی موجودہ صورتحال، حکومت کے روڈ میپ، غیر رسمی تعلیم کے حوالے سے نئے قانونی اور انتظامی اقدامات، اور ڈائریکٹوریٹ آف لٹریسی اینڈ نان فارمل ایجوکیشن کے کردار کا تفصیلی جائزہ لیں گے۔ اس وقت بلوچستان میں مختلف سروے رپورٹس کے مطابق 5.1 ملین بچوں میں سے 2.9 ملین بچے اسکولوں سے باہر ہیں۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں لڑکیوں کی شرح تعلیم انتہائی کم ہے۔ ان تمام چیلنجز کے باوجود بلوچستان حکومت نے اطفال خارج از تعلیم سے نمٹنے کے لئے ایک جامع روڈ میپ تیار کیا ہے۔ اس ضمن میں مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان کی ذاتی کاوشوں سے ان بچوں کے لئے جو رسمی تعلیم سے باہر ہے، ایک بہت بڑا منصوبہ منظور ہوا۔ اس منصوبے کی خد و خال اور مقاصد درج ذیل ہیں۔

بلوچستان میں تعلیم سے محروم 18 لاکھ بچوں کو دوبارہ تعلیم سے منسلک کرنے کے لئے حکومت بلوچستان نے نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم، محکمہ سماجی بہبود کے زیر نگرانی ایک (05) سالہ پروگرام کے آغاز کا فیصلہ کیا ہے، جس میں درج ذیل فیصلے کئے گئے ہیں۔ چیف سیکرٹری کی زیر صدارت اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ رسمی تعلیم میں حکومتی اقدامات 05 سے 09 سال کے بچوں کے لئے مرکوز تھے۔ جس کے قابل ستائش نتائج سامنے آئے۔ تاہم اب 09 سے 16 سال کے بچوں کے لئے خصوصی توجہ دی جائے گی جو رسمی تعلیم نظام سے باہر ہیں۔

اس منصوبے پر 05 سال کے دوران عمل درآمد کیا جائے گا۔ رواں مالی سال (2026-27) کے لئے اس منصوبے کے لئے 08 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ منصوبے کے پہلے مرحلے میں 02 لاکھ بچوں کو تعلیم دلائی جائے گی۔ مذکورہ بالا منصوبے کا PC-1 تیار کرلیا گیا ہے۔ تاکہ جلد سے جلد باقاعدہ آغاز ہوسکے۔ اس منصوبے کے تحت صوبے کے 34 اضلاع کے ہر تحصیل اور گاؤں میں آگاہی مہم کا آغاز کی ہدایت دی گئی تاکہ رسمی تعلیم سے باہر بچے باآسانی رجسٹرڈ ہو سکیں۔ نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم 1993 میں قائم کیا گیا تھا جو کہ محکمہ سماجی بہبود کے انتظامی کنٹرول میں کام کرتا ہے۔ جس کا بنیادی مقصد ناخواندگی کا خاتمہ اور کم سے کم مدت میں مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرنا ہے۔ اس حوالے سے سب سے اہم بات یہ کہ غیر رسمی تعلیم کے حوالے سے ایک علیحدہ ایکٹ بنانے پر اتفاق کیا گیا ہے۔ ایکٹ کی منظوری کے بعد یہ ڈائریکٹوریٹ درج ذیل امور کو مکمل طور پر سرانجام دے گا۔ صوبے بھر میں غیر رسمی تعلیم مراکز کا قیام اور ان کی نگرانی اور اس کے بعد ڈائریکٹوریٹ ان بچوں کے امتحانات لے گا تاکہ یہ پاس ہو کے رسمی تعلیم نظام کا حصہ بن سکیں۔ 09 سے 16 سال اور اس سے بھی کم عمر بچے جو اسکول جانے کی عمر میں ہوں اور رسمی تعلیمی اداروں میں جانے سے رہ گئے ہیں یا وہاں پر رسمی تعلیمی ادارے موجود نہ ہوں ان بچوں کو تعلیم سے منسلک کرنا۔ تیز رفتار سیکھنے کے پروگرام (ACCELERATED LEARNING PROGRAM) کے ذریعے بچوں کو بنیادی تعلیم فراہم کرنا۔ بچوں کو رسمی تعلیمی نظام میں منتقلی کے قابل بنانا۔ غیر رسمی تعلیمی مراکز کے لیے نصاب اور اساتذہ کی تربیت کا اہتمام۔ تاہم غیر رسمی تعلیم کے حوالے سے نیا ایکٹ اور ڈائریکٹوریٹ کو مکمل اختیار دینا ایک سنگ میل ہے۔ اس سے نہ صرف وہ لاکھوں بچے جو اس وقت رسمی تعلیمی نظام سے محروم ہیں انہیں تعلیم کا موقع ملے گا اور اس کے ساتھ ساتھ صوبے میں خواندگی کی شرح میں بھی نمایاں اضافہ ہوگا۔ بلاشبہ بلوچستان میں تعلیم کا بحران ایک قومی چیلنج ہے جس کے لئے ہر سطح پر کوششوں کی ضرورت ہے۔ حکومت بلوچستان کے حالیہ اقدامات خاص طور پر غیر رسمی تعلیم کے حوالے سے نیا قانونی فریم ورک اور ڈائریکٹوریٹ کو تعلیم کو فعال کرنا اس سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ جیسا کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا "تعلیم میں سرمایہ کاری بلوچستان کے روشن مستقبل میں سرمایہ کاری ہے" اگر یہ منصوبہ وقت پر اور موثر طریقے سے نافذ کئے گئے جس میں 08 ارب کا بجٹ، 5 سالہ عمل درآمد اور 2 لاکھ بچوں کا پہلا ہدف تو بلوچستان لاکھوں بچوں کو تعلیم کا زیور پہنا کر ایک روشن مستقبل کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔

بلوچستان کا روشن مستقبل: ہر بچے تک تعلیم اور ہر گھر میں خواندگی

رپورٹ: شہزاد احمد

> "وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن کے تحت تعلیم کو ترقی کا بنیادی ستون بنانے، اسکول سے باہر بچوں کو تعلیمی دھارے میں لانے اور خواندگی کے فروغ کے لیے عملی اقدامات"

تعلیم کسی بھی معاشرے کی ترقی، خوشحالی اور روشن مستقبل کی بنیادی ضمانت ہے۔ ایک تعلیم یافتہ معاشرہ نہ صرف اپنے مسائل کو بہتر انداز میں سمجھتا ہے بلکہ ان کے حل کے لیے مؤثر راستے بھی تلاش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں ترقی یافتہ اقوام نے تعلیم اور انسانی وسائل کی ترقی کو اپنی ترجیحات میں سرفہرست رکھا ہے۔ بلوچستان جیسے وسیع و عریض صوبے میں تعلیم کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے، جہاں جغرافیائی دشواریاں، دور دراز آبادیاں اور ماضی میں تعلیمی سہولیات کی محدود دستیابی ایک بڑا چیلنج رہی ہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن کے تحت صوبائی حکومت تعلیم کو بلوچستان کے روشن اور خوشحال مستقبل کی بنیاد سمجھتے ہوئے تعلیمی شعبے میں بہتری کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے۔ حکومت کی ترجیح واضح ہے کہ صوبے کا کوئی بھی بچہ محض غربت، فاصلے، سماجی رکاوٹ یا کسی دوسری وجہ سے تعلیم کے بنیادی حق سے محروم نہ رہے۔ میر سرفراز بگٹی کے وژن کا بنیادی محور ایک ایسا بلوچستان ہے جہاں ہر بچے کو تعلیم کا حق، ہر نوجوان کو ہنر اور ہر خاندان کو ترقی کے یکساں مواقع میسر ہوں۔ اسی سوچ کے تحت حکومت نہ صرف موجودہ تعلیمی نظام کو بہتر بنانے پر توجہ دے رہی ہے بلکہ ان بچوں کے لیے بھی متبادل راستے پیدا کیے جا رہے ہیں جو کسی وجہ سے اسکول نہیں جا سکے یا تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکے۔

اسکول سے باہر بچوں کو تعلیم کے دھارے میں لانا بلوچستان میں اسکول سے باہر بچوں کو دوبارہ تعلیم کے دائرے میں لانا حکومت کی اہم ترجیحات میں شامل ہے۔ اس مقصد کے لیے Accelerated Learning Programme (ALP) جیسے پروگرام نہایت اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

ان پروگراموں کے ذریعے ایسے بچوں کو بنیادی تعلیم فراہم کی جاتی ہے جو عمر یا دیگر وجوہات کی بنا پر روایتی اسکولنگ سے محروم رہ گئے ہیں، تاکہ وہ مختصر مدت میں اپنی تعلیمی کی پوری کر کے دوبارہ باقاعدہ تعلیمی نظام کا حصہ بن سکیں۔ یہ اقدام اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حکومت بلوچستان تعلیم کو صرف روایتی اسکولوں تک محدود نہیں سمجھتی بلکہ ہر اس بچے تک پہنچنے کی کوشش کر رہی ہے جسے تعلیم کی ضرورت ہے۔ اسی طرح غیر رسمی تعلیم (Formal Education-Non) کے ذریعے بھی ان علاقوں اور طبقات تک تعلیمی سہولیات پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے جہاں روایتی تعلیمی اداروں تک رسائی مشکل ہے۔ یہ اقدامات بلوچستان کے ان بچوں کے لیے امید کی نئی کرن ہیں جو حالات کے باعث اپنے تعلیمی سفر کا آغاز نہیں کر سکے۔

خواندگی صرف ایک فرد نہیں، پورے معاشرے کی ترقی ہے خواندگی کا فروغ کسی بھی قوم کی مجموعی ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ ایک پڑھا لکھا فرد نہ صرف اپنے حقوق اور فرائض سے آگاہ ہوتا ہے بلکہ اپنے خاندان اور معاشرے کی ترقی میں بھی بہتر کردار ادا کرتا ہے۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں حکومت بلوچستان کا عزم ہے کہ خواندگی کے فروغ کو ایک اجتماعی تحریک میں تبدیل کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے حکومت کے ساتھ والدین، اساتذہ، علما، قبائلی و سیاسی عمائدین، سول سوسائٹی، میڈیا اور معاشرے کے تمام طبقات کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ خصوصاً بچیوں کی تعلیم بلوچستان کے مستقبل کے لیے انتہائی اہم ہے۔ ایک تعلیم یافتہ ماں اپنے بچوں کی تعلیم، صحت اور تربیت کے حوالے سے زیادہ مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔ اس لیے ایک بچی کو تعلیم دینا دراصل ایک پوری نسل کو تعلیم دینے کے مترادف ہے۔

تعلیم پر سرمایہ کاری، بلوچستان کے مستقبل پر سرمایہ کاری وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن میں تعلیم محض ایک سرکاری شعبہ نہیں بلکہ انسانی وسائل کی ترقی اور صوبے کے مستقبل میں سرمایہ کاری ہے۔ بلوچستان کی حقیقی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب یہاں کے نوجوان علم، ہنر اور جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ ہوں۔ آج کا تعلیم یافتہ بچہ ہی کل کا ڈاکٹر، انجینئر، استاد، سائنسدان، کاروباری شخص، سرکاری افسر اور ذمہ دار شہری بنے گا۔ اسی لیے تعلیمی اداروں کی بہتری، بچوں کو اسکولوں تک لانا، تعلیمی معیار میں اضافہ اور نوجوانوں کو ہنرمند بنانا دراصل بلوچستان کی آنے والی نسلوں کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرنا ہے۔ حکومت کی کوشش صرف داخلہ مہم تک محدود نہیں بلکہ بچوں کو اسکول میں برقرار رکھنے، معیاری تعلیم فراہم کرنے اور انہیں مستقبل کے چیلنجز کے لیے تیار کرنے پر بھی مرکوز ہے۔ تعلیمی نظام میں بہتری کے ساتھ ساتھ والدین میں شعور اجاگر کرنا بھی ضروری ہے تاکہ وہ اپنے بچوں خصوصاً بچیوں کی تعلیم کو ترجیح دیں۔ ایک مشترکہ قومی عزم عالمی یوم خواندگی ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ تعلیم کسی ایک فرد، ادارے یا حکومت کی ذمہ داری نہیں بلکہ پوری قوم کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ حکومت پالیسی، وسائل اور سہولیات فراہم کر سکتی ہے، لیکن بچوں کو اسکول تک لانے اور انہیں تعلیم کے سفر پر برقرار رکھنے میں معاشرے کے ہر فرد کا کردار اہم ہے۔

بلوچستان آج تعلیم کے حوالے سے ایک نئے عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں حکومت کی ترجیح ایک ایسا بلوچستان ہے جہاں کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہ ہو، کوئی نوجوان ہنر سے خالی نہ ہو اور کوئی خاندان علم کی روشنی سے محروم نہ رہے۔ یہ سفر یقیناً چیلنجز سے خالی نہیں، لیکن مضبوط سیاسی عزم، مؤثر حکمتِ عملی، تسلسل اور اجتماعی تعاون کے ذریعے بلوچستان میں تعلیمی انقلاب کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ بلوچستان ہی ایک مضبوط، بااختیار، خوشحال اور ترقی یافتہ بلوچستان کی ضمانت ہے۔

وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی کا وژن واضح ہے:

> "ہر بچہ اسکول میں، ہر نوجوان ہنرمند اور ہر گھر علم کی روشنی سے منور۔"

یہ محض ایک تصور نہیں بلکہ بلوچستان کے روشن مستقبل کے لیے ایک عملی عزم ہے۔

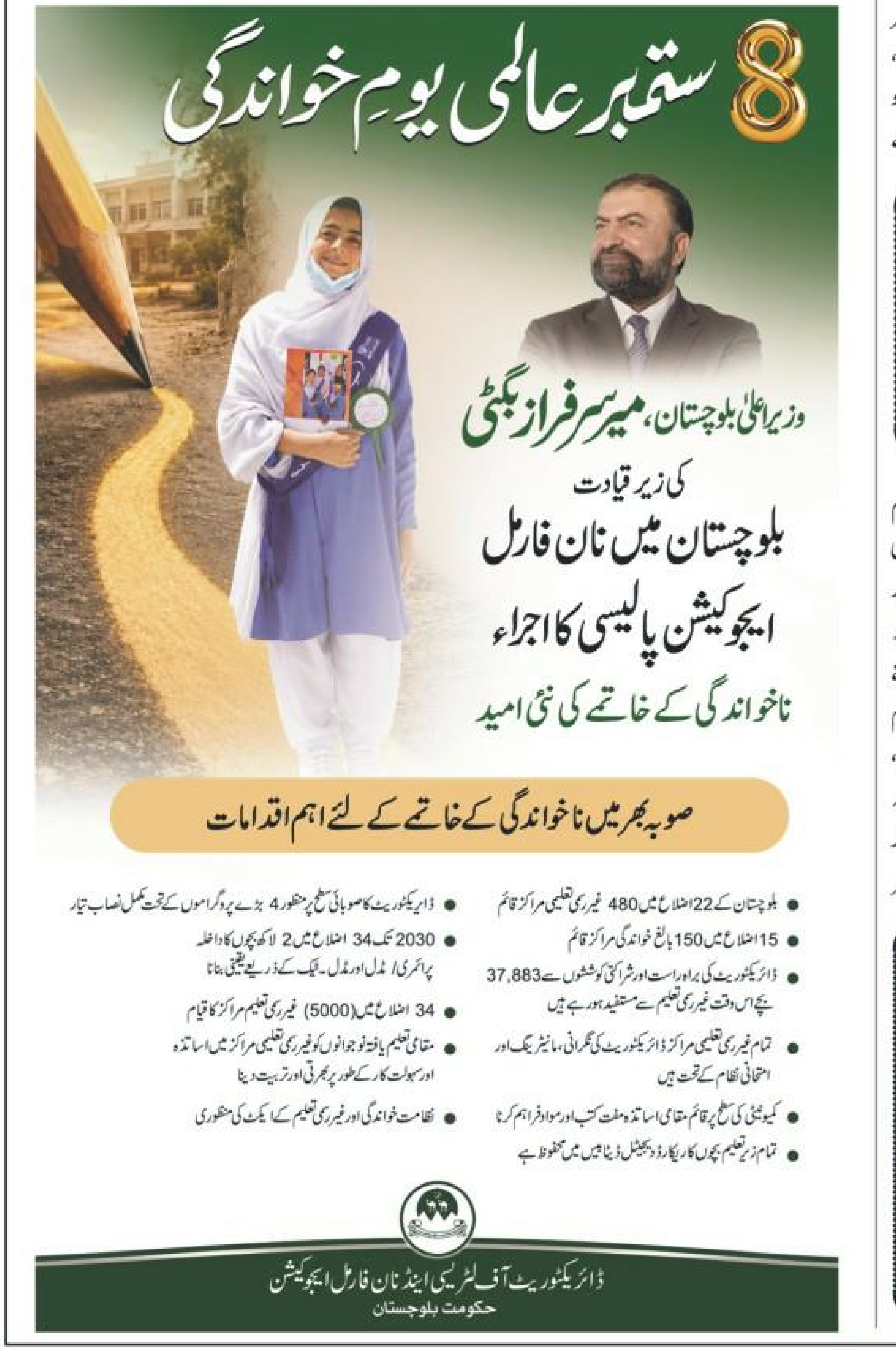

8 ستمبر عالمی یومِ خواندگی

وزیراعلیٰ بلوچستان، میر سرفراز بگٹی

کی زیر قیادت

بلوچستان میں نان فارمل ایجوکیشن پالیسی کا اجراء

ناخواندگی کے خاتمے کی نئی امید

صوبہ بھر میں ناخواندگی کے خاتمے کے لئے اہم اقدامات

- بلوچستان کے 22 اضلاع میں 480 غیر رسمی تعلیمی مراکز قائم
- 15 اضلاع میں 150 بالغ خواندگی مراکز قائم
- ڈائریکٹوریٹ کی براہ راست اور شراکتی کوششوں سے 37,883 بچے اس وقت غیر رسمی تعلیم سے مستفید ہو رہے ہیں
- تمام غیر رسمی تعلیمی مراکز ڈائریکٹوریٹ کی نگرانی، مانیٹرنگ اور امتحانی نظام کے تحت ہیں
- کمیونٹی کی سطح پر قائم مقامی اساتذہ مفت کتب اور مواد فراہم کرنا
- تمام زیر تعلیم بچوں کا ریکارڈ ڈیجیٹل ڈیٹا بیس میں محفوظ ہے
- ڈائریکٹوریٹ کا صوبائی سطح پر منظور 4 بڑے پروگراموں کے تحت مکمل نصاب تیار
- 2030 تک 34 اضلاع میں 2 لاکھ بچوں کا داخلہ پرائمری / مڈل اور مڈل۔ٹیک کے ذریعے یقینی بنانا
- 34 اضلاع میں (5000) غیر رسمی تعلیم مراکز کا قیام
- مقامی تعلیم یافتہ نوجوانوں کو غیر رسمی تعلیمی مراکز میں اساتذہ اور سہولت کار کے طور پر بھرتی اور تربیت دینا
- نظامت خواندگی اور غیر رسمی تعلیم کے ایکٹ کی منظوری

ڈائریکٹوریٹ آف لٹریسی اینڈ نان فارمل ایجوکیشن
حکومت بلوچستان